[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

LIBRARY
Checked
1967

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندِ عالم علیم و قدیم ترا مثل ہے دو جہان مین عدیم
جو سب نفی ہے تو ہی اثبات ہے کرون وصف تیرا مین کچھہ بات ہے
تو موجود الحق ہے مین ہون عدم بیان کیا کرون تیرے فضل و کرم
مین اک خاک ناچیز ہون سربسر مجسم کیا مجھہ کو اس حال پر
تفوّق دو عالم پہ مجھکو دیا ملایک نے سر میرے آگی رکھا
شرف خلافت سے مجھکو کیا سمجھہ کر میرا نام آدم رکھا
کہا نحنُ اَقرب مری شان مین ہوا جلوہ فرما مری جان مین
بنا کر مجھے صورتِ آئینہ نظارہ کیا اپنا ہر آئینہ
رکھا مجھہ کو لیجا کے اوس جاے پر فرشتون کے جلتے ہین جس جاے پر

دل میرا چاہا کہ دریافت کرون انکا حال
سرسری مین نے سخن ایک سے جا کر پوچھا

تم نے اس سنگ مین کیا صنعتین دیکھین ہین کہو
اوسکو سجدہ جو کیا کرتے ہو ہر صبح و مسا

یون کہا اونسے کیا کرتے ہین ہم رام کو رام
اوسکی مورت ہی جو بت رکھی ہین دیول مین بنا

مین کہا ہی وہ کہان وہ کہا دیکھا کس نے
نام سنتا ہون گرو ہی وہ مین اوسکا چیلا

دلکو جمعیت خاطر نہوئی تب وان سے
سیر کرتا ہوا مین اک دو قدم آگے بڑھا

اک مکان مجکو نظر آیا گیا مین وان بھی
دیکھتا کیا ہون کہ ہین لوگ وہان اوس سے سوا

اور اس گھر کو سبھی خانۂ حق کہتے ہین
صرف دن رات عبادت مین ہین سب سر کو جھکا

اصل مین ایک نظر آئے مگر ظاہر مین
انکا آئین ہی کچھ اور ہے آئین اونکا -

تب کہا مین نے وہ لوگونسے تمھین اوسکی قسم
جسکو تم گنتی ہو اپنے مین خدائی سے بڑا

کون ہی تم یہ عبادت مین ہو کسکی مشغول
تم جو کہتے ہو خدا نام کہو ہے کس کا

سنکے سب کہنے لگے تجکو ہوا کیا نادان
نہین معلوم تجھے جسنے جہان خلق کیا

ورنہ ہم کون ہین اور کیا ہی ہمارا یہ وجود
عین دیکھو تو ہین ہم آتش و گل آب و ہوا

حکم سے اوسکی ہوئی بود ہین ہم سب نابود
ہم یہ سب بندے ہین بیشک وہ ہمارا ہی خدا

مینے پوچھا کہ کہین اوسکا پتا ہے کہ نہین
ہو کے حیران ہر ایک شخص نے اوپر دیکھا

مین نے سمجھا کہ خدا انکا ہی اوپر شاید
ہو کے بشاش وہین دل مین جو اوپر دیکھا

مہر و مہ ثابت و سیارہ نظر آئے مجھے
بے ستون سر پہ ادھر چرخ مین پھرتا ہی سما

تب کہا مین نے کہ کیا انکو خدا کہتے ہو
وہ کہے یہ بھی ہین مخلوق وہی سب کا خدا

آپ مین آئین جو مجذوب بھی دیکھین جامہ
دیکھین تسبیح تو حال آئینہ ہووے من کا

مطلع چہارم

اِسکو پایا جو کہا مین نے خدا کو پایا
اِسکو دیکھا جو کہا مین نے خدا کو دیکھا

اِسکو سمجھا نہ سوا اہلِ بصیرت کی کوئی
یہ معما وہ ادق ہی جو کسی پر نہ کھلا

یہ وہ شے ہے خاکِ عیان نور ہوا ہی جس سے
وہ ہوا ہی کہ رہا کرتی ہے گرمی مین سدا

یہ وہ پرکالۂ آتش ہی دم سرد بھرے
یہ وہ پانی ہے کہ ہو آپ پیاسا اپنا

یہ وہ ہی حسن کہ طالب نہین جز اوسکی کوئی
یہ وہ ہی عشق کہ اپنے ہی یہ عاشق ہی سدا

یہ وہ بندہ ہی خدا کہتے ہین جسکو بندے
یہ وہ حق ہے کہ رہا سجدہ مین خالق کی سدا

یہ وہ تصویر ہے نقاش نہین جسکا کوئی
نقش و قرطاس ہے خود آپ ہی اپنا خامہ

یہ بھی اِک بات ہی جملہ جو کیا مین نی بیان
بات پوچھو تو زبان پر ہی ہے آپکی سوا

بند کر اپنے لبِ قال کو ہی جاے ادب
ختم کر تو یہ قصیدہ کو وطن کر کی دعا

نام باقی رہے جبتک کہ ہی عالم قایم
رحمت اللہ کی اوپر رہے جبتک ہے خدا

سبب تصنیف کتاب

عرض اہلِ معنی سے یہ عرض ہی
ہلانا زبان یان مجھے فرض ہی

کوئی اہلِ باطن سے ہی نیک حال
کیا اوس نی اک روز مجھ سی سوال

جو کرتے ہین سالک وطن مین سفر
ہون مطلق مین اِس رمز سی بیخبر

سمجھتا نہین مین یہ نکتہ ہے کیا
وطن مین سفر کو علاقہ ہے کیا

مینے پوچھا کہ کہان پایئے اوسکو کیونکر ‏ ‏ ‏ وہ کہے کس مین یہ طاقت اوسے کسنے دیکھا
وہ تو شہ رگ سی بھی نزدیک ہے اپنی لیکن ‏ ‏ ‏ کسکی یہ چشم ہے دیکھی جو اوسے آنکھہ اوٹھا
پھر تو کیا سنتے ہو حالِ دلِ مضطر کے تئین ‏ ‏ ‏ یک بیک ہوگیا اوس پردہ نشین پر شیدا
جان مین جان نرہی دل نرہا کچھہ دل مین ‏ ‏ ‏ ہوش مین ہوش رہا مین نرہا مجھہ مین ذرا
آب سی آنسوؤن کے اپنے وضو کرکے وہین ‏ ‏ ‏ سرکو رکھہ سجدہ مین ہر آن یہی کہتا تھا
سر مرا جائے بلا سے یہ مہم سر ہووے ‏ ‏ ‏ مینے پہلے ہی کیا اوسپہ دل و جان کو فدا
دوستو سنتے ہو کیا مین تو پڑا تھا بدحال ‏ ‏ ‏ یک بیک ہاتف غیبی سے یہی آئی ندا

مطلعِ دوم

گرہِ دل کے تئین اپنے وطن وہان لیجا ‏ ‏ ‏ ہین جناب شہِ اکبر سے ترے عقدہ کشا
فیض سے جسکے قدم کے ہے جہان کو رونق ‏ ‏ ‏ جسنے سر پر سے لیا بارِ امانت کو اوٹھا
صورتِ شاہدِ معنی سے بہر شکل عیان ‏ ‏ ‏ دیکھہ لے آکے اونھین چشم تامل مین ذرا
دین کہتی ہین جسے اونکا ہی یک پروردہ ‏ ‏ ‏ جسکو کہتے ہین کرامت ہی کنیزک ادنا
راتدن ملکِ حقیقت مین رہا کرتے ہین ‏ ‏ ‏ لامکان کہتے ہین جسکو سو وہ ہے سیر کی جا
سالک راہِ طریقت ہین کہ طالب کے تئین ‏ ‏ ‏ آئین چاہین تو دکھلائین وہ دیدار خدا

مطلعِ سوم

الغرض جیسا سنا تھا اونھین ویسا دیکھا ‏ ‏ ‏ جوہر ذات سی کر چشم تامل پیدا
دیکھون صورت تو ہووے معنیِ حق آئینہ ‏ ‏ ‏ پائی سیرت ہی خدائی بخدا جلوہ نما

بیان ہے یہ تکین و لامکان کا
فقط الہام غیبی یہ بیان ہی
در معنی ہوا ہے خود بخود باز

بیان ہی یہ اصول جسم و جان کا
نہ تفسیر کتابی داستان ہی
عدیم المثل کا قصہ ہے آغاز

رباعی

تخلبند نرگستان ما زاغ البصر و ما طغی و بہار پیوند چمنستان لقد رای من آیات ربہ الکبری گلدستۂ نورستۂ فثم وجہ اللہ کو مشتاقان بہارستان قاب قوسین او ادنی و شائقان سیر بستان مقاماً محموداً کے پیشکش کرتا ہی کہ قبل بقا کے عالم کے اور بعد فنا کے آدم کے سرحد دکن میں آمد سخن میں دیدہ کے پہاڑ میں نظر کی آڑ میں خود آرا نگر ایک بستی ہی جسمیں مخفی گنج ہستی ہی وہان نابالغ ایک لڑکا تھا پر چھائین سے اوسکو دھڑکا تھا گھر سے باہر ہوتا نہ تھا جاگتا بیٹھتا سوتا نہ تھا آئینہ سے چمکتا رہتا روشنی سے بھڑکتا رہتا صورت سے مونہہ پھیر لیتا نگہہ سے آنکھہ چرا لیتا در تہ چے میں ذات کے بیٹھا کرتا

مغز اتنا ہے کہان سر کے جو اسرار کو پائین　　گولہ گٹھری ہی سراسر یہان عقل دوسرا

سلسلہ مین کوئی گیسو کے اگر پھنس جائے　　پست فطرت بھی کہی رتبۂ معراج بلا

دیکھین ابرو کو اگر کعبے کی رہ دوالی　　طاق پر رکھین گے محراب عبادتکو اوٹھا

چشم نے آنکھ لیا نقد حقیقت کی تئین　　نہ رہا پیش نظر اونکے کوئی کھوٹ کھرا

سالکِ عرش برین موند کو آنکھین چل جائے　　ہاتھ آجاے جو یک راہ سی بینی کا عصا

وہین عقدہ سے ہے خطِ سبز ہی اوسکی تفسیر　　دانت بھی مصحفِ ناطق کی ہین نقطے گویا

وہ ذقن چاہ مین اوسکی جو ہوا کوئی غرق　　زیست تک اونکی نہ پھر اوس سے کنارہ جاہا

اسمِ اعظم نہ زبان پر ہی فقط سے جاری　　بھر گئے کان بھی لبیک کی بن سنکے صدا

سینہ وہ سینہ کہ مطلق ہنین جسمین کینہ　　جلوۂ جانِ دوعالم کا یہی ہے رمنا

پشت کو کیون نہ کہین پشت پناہِ عالم　　دیکھو اشکم کو تو ہے کانِ وفا سے دوسرا

دل ہے وہ دل کہ ہنین عرش کو نسبت جس سے　　وہ ہی غائب یہ ہی حاضر وہ کدورت یہ صفا

ہاتھ آئین جو نہ یہ ہاتھ تو کہیئے ہیہات　　جسکو کہتی ہین ید اللہ گروہِ فقرا ؃

درمیان اپنے جو رشتہ ہی خودی کا باقی　　اس لئی جانتے ہین موے کمر کو دھوکا

نہ رہے نام و نشان ہست کا اپنی جس دم　　تب تو کچھ سمجھین گے ہم بھی یہ معما ہی کیا

قدم ہاتھ آئین تو پہچان لین اسرارِ قدم　　پائین پانؤن تو کرین عرش کو اپنا تکیا ؃

قُل ہو اللہ احد کے کہے معنی ہی یہی　　دیکھ لے اوس قدِ یکتا کو جو چشمِ دوسرا

چال دیکھو تو شریعت سی نہ باہر ہو قدم　　قال سنیو تو حقیقت مین رہین محوِ خدا ؃

سفر در وطن از افتخار علی

11

Z 0087

برق تاب سے ہم چشم ہوا لن ترانی بھولی آئینہ کی صورت چمکا سرمہ کی نگہت پسا غیب بینی کا پاس کرکر دور ستے اوس حضور پر نور ستے عرض کی کہ ای نور دیدہ عالم آپ نظر ہین ہین سب مجھے کچھ نظر آتا نہین آے روح قالب آدم آپ بشر ہین ہین مین آپکو پاتا نہین حضرت تجھے نام آپکا فرماتے بصاحب مجھے بندہ اپنا بنانے معروضہ جو عدیم المثل کا بارگاہ لاابالی مین مستجاب ہوا دل دینے کے لئے جان لینے کے لئے زبان سے حال کے پردہ سے مثال کی خطاب باصواب مرا کہ ہر پوچھہ خبر ہے

خطاب حضرت خیر البشر ہے ؔ جواب سایل نور البصر ہے

رہتا ہی جسمین کون ومکان وہ مکان ہون مین
ہر شکل میری شان ہی وہ بے نشان ہون مین
اک بات دوجہان ہی مری وہ زبان ہون مین
ہر جا مرا بیان ہی وہ لا بیان ہون مین

پاتا نہین ہی مجھکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

آنکھو نہین سب کی ہون پہ کوئی دیکھتا نہین
سب ڈھونڈھتے ہین مجھکو مین ہون سب کا ہم نشین
سب ڈھ مجھہ سے رہتے ہین مین سب کی ہون قرین
ہی عقل کل کہین تو رسائی میری کہین

پاتا نہین ہی مجھکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

معدن ہی میرا علم ذرہ کائنات کا
میرے ہی سے نمود ہی موت وحیات کا

کہا میں نے یہ رمز اسرار ہے
نہیں فلسفی کی سی تکرار ہے

ہوئی جسکو توفیقِ حق راہ بر
ہوا منکشف حال اوس مرد پر

نہیں علم ظاہر سے ہوں بہرہ ور
نہ ہے سِرّ باطن کی مجھ کو خبر

کہوں کچھ حقیقت تو یارا نہیں
رہوں چپ تو یہ بھی گوارا نہیں

جو دیکھا ہے میں نے جہانِ سخن
سنایا نیا یک بیانِ سخن

بحق جنابِ رسالت مآبؐ ۞
دیا میں نے سائل کو دم میں جواب

کہی سرسری نقل عبرت فزا ۞
عبارت میں معنے کا جلوہ دیا ۞

عیاں اور ہے یاں نہاں اور ہی
بیاں اور ہے سرِّ جاں اور ہے

نہیں نقل یہ صورت اصل ہے
نہیں فصل یہ معنے وصل ہے

نہ سمجھے کوئی قال اِسکو کہیں
یہ ہے واصل حق کا حال متین

جو دیکھو تو ہے مختصر ماجرا
مگر ہے یہ کوزے میں دریا بھرا

زبانی غریب الوطن کے ہی یہ
کہانی غریب الوطن کی ہے یہ

شریعت سے باہر نہ تقریر ہے
فسیروا فی الارض کی تفسیر ہے

اگر چوک ہو اِسمیں کچھ غم نہیں
ہو سہو جس کو وہ آدم نہیں ۞

ہوا جب یہ ساعت میں قصہ ادا
کہا دل نے کہہ اسم اِسکا ہی کیا

جو دیکھا اسے میں نے جانِ سخن
رکھا نام اسکا سفر در وطن

بیاں ہوتا ہے یہ یک حیرت افزا
عدیم المثل اور نور البصر کا

پاتا نہین ہی ہمکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہو نین

چاہا جو دیکھون آپکو شکل عرب ہوا
جب رب ہوا کمال عیان میرا سب ہوا
عین عرب کی دید ہی کرنہین رب ہوا
صاحب ہوا جو نام تو بندہ لقب ہوا

پاتا نہین ہی مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہو نین

سب کچھ ہون مین پہ کچھ نہین ہمشکل آئینہ
ہون بیشمار پر میرا عالم سے ایک سا
دیکھے بغور کوئی تو سب مجھ مین سے بھرا
موجود دوسرا مین نہین کوئی دوسرا

پاتا نہین سے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

گویا کہین لسان ہون کسی جا دہن کہین
آثار فیض ہون کہین شان سخن کہین
نور ہلال وین کہین غوث زمن کہین
اکبر علی کہین تو غریب الوطن کہین

پاتا نہین سے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

جانتا نہین مین جلوۂ شاہد غیب ہون - پہچانتا نہین مین معنی صورت بے عیب ہون - چمکتا نہین مین تجلی طور بصیرت ہون - بھڑکتا نہین مین مصباح حریم حیرت ہون - آنکتا نہین مین دُرِّ یتیم دریا سے ورا الورا ہون -

پر دیکھین صفات کی پھر اگر تا قدیم سے تنہائی کا لیم تھی مقیم سے بے پروائی ندیم تھی شر سے غرض تھی نہ خیر سے کام تھا کہنے کو عدیم المثل اوسکا نام تھا ایک پل اوسنے حجرے مین تفکر کے بیٹھا بستر پر تصور کے لیٹا خموشی کے اشارے سے نیند کے کنایہ سے کھیلا تھا نگہ پھر چاہا کہ غیر کو رخصت نہ دیکر آپ سے اجازت نہ لیکر سنتا ہوا عالم رؤیا مین چلا گیا نادان کی سیر انجان کی صورت نظارہ کنان ہوا دیکھا کہ ایک مدینہ منورہ محمود ہے نام اوسکا دار الخلافت وجود ہے سینہ بے کینہ زمین ہے دماغ چرخ برین ہے نباتات بال مین استخوان جبال مین آفتاب نظر تابان ہے نسیم نفس وزان ہے ہر رخ فضا گلشن رخسار ہے کیفیت جبین حسن کی بہار ہے کہین سبزہ خط عیان ہے کہین غنچۂ لب نمایان ہے کہین سنبل زلف پریشان ہے کہین نرگس چشم حیران ہے کہین مد نظر چاہ زنخدان ہے کہین سرو قد چمان ہے روشین اشارات ہین دیوارین نکات ہین مکانات تصورات ہین باغبان خیالات ہین وسط مین چمن کے ایک محل حال کا بنا ہوا ہے دروازہ اسکو قال کا لگا ہوا ہے پردہ زبان ہے سخن داربان ہے خلوت خود رفتگی ہے تخت تکلمی ہے ابرو قوس ایوان سے شامیانہ جبین تابان ہے چلمن مژگان ہے خال دیدبان ہے مسند دیدۂ پر نور سے اوسپر جلوہ فرما ایک رشک حور ہے سیرت کو سوچو تو رب مفہوم ہے صورت کو دیکھو تو عرب معلوم ہو عدیم المثل نے جو موسیٰ کے طور ظہور پر دیدہ کی تاب رخ

[illegible]

وت کی دنیا ہی مین سے ہے کائنات
سے ہے انھین عالم مین مرگ و زندگی
سے ہے نہ اندھیارا نہ اوجیالا وہان
برق کی سی شکل سے ہے لوگونکی وان
ہین نظر مین پہ نظر آتے نہین -
سنگریزون کے عوض ہرجا پر
جمع ہوکر وان نسیمِ جانِ عام -
تاب جو ادراک موسیٰ سے لے گئی
آفتابِ حشر کہتے ہین جسے -
لکڑیون کے بدلے وان ہر جاے پر
وان جو دم سے ہے موجدِ جبریل ہے
وان نہین کچھ عبد او رب سے ہے کام
جاتا ہے وُہ ہی اوس عالم کی بات
جب سنا یہ ماجرا عبرت فزا
آپ کو مطلق جو وہ پایا نہین
اِس خموشی سے عیان کیا بات ہو
ڈر نگر اندھیارا ہے دیجور کا

عالمِ عقبیٰ مین سے ہے بود و حیات
وہ جہان سے ہے دونون علت سے بری
فی مکان ہے نی زمین فی آسمان -
دَم مین پیدا ہو تو دَم مین ہو نہان
آپ ہی ہین آپ کو پاتے نہین
ٹھوکرون مین رہتے ہین شمس و قمر
جھاڑتی ہے راہ کا کچرا تمام
آگ ہی ہر یک کے چھولے مین وہی
گھر گھر ایسے ہین وہان لاکھون لوتے
طائر سدرہ کے بھی جلتے ہین پر
جو صدا ہے صورِ اسرافیل ہے
ہے جہانِ لااُبالی اوس کا نام -
قُلزم وارین سے دھویا جو ہاتھ
دم عدیم المثل کا جاتا رہا
آپ کو پھر اوسنے سمجھا یا وہین
نفی سے کیا دیکھنے اثبات ہو
منتظر رہ صبح کی کافور کا —

جلوہ ہے تحت و فوق میں میرے ہی فرق کا
ہر شان میں ظہور ہے میری صفات کا

پاتا نہیں ہے مجکو کوئی گو عیاں ہوں میں
شکل نظر جہاں کی نظر سے نہاں ہوں میں

صورت کہیں ہوں دید کہیں آئینہ ہوں میں
الہام ہوں کہیں تو کسی جا ندا ہوں میں
موسیٰ کی شکل ہوں کہیں نورِ خدا ہوں میں
گہہ فرش گاہ عرش پہ جلوہ نما ہوں میں

پاتا نہیں ہے مجکو کوئی گو عیاں ہوں میں
شکل نظر جہاں کی نظر سے نہاں ہوں میں

شمعِ حرم کہیں تو کہیں ہوں چراغِ دیر
اشفاق و اتحاد کسی جا کہیں ہوں بیر
گلچیں کہیں چمن ہوں کہیں اور کہیں ہوں سیر
گاہے بناشے ہوں گہے ہوں بناے خیر

پاتا نہیں ہے مجکو کوئی گو عیاں ہوں میں
شکل نظر جہاں کی نظر سے نہاں ہوں میں

منصور ہوں کہیں تو کہیں بایزید ہوں
مُرشِد کی شان ہوں کہیں شکل مرید ہوں
شبلی کہیں جُنید کسی جا فرید ہوں
دیدار ہوں کہیں تو کہیں عین دید ہوں

پاتا نہیں ہے مجکو کوئی گو عیاں ہوں میں
شکل نظر جہاں کی نظر سے نہاں ہوں میں

دریا کہیں ہوں موج کہیں ہوں کہیں حباب
ذرہ کہیں ہوں مہر کہیں ہوں کہیں سحاب
ساقی کہیں ہوں جام کہیں ہوں کہیں شراب
سائل کہیں سوال کہیں ہوں کہیں جواب

جو دیکھا تھا کہا جو سنا تھا پوچھا کہ اے ہم نفسو بیان کرو وہ کونسی زمین ہے وہ کونسا آسمان ہے وہ کونسا عالم ہے وہ کونسا جہان ہے وہ کون ہے جسکو مین نے سوتے پر دیکھا وہ کون ہے جسکو مین نے کھوگئے پر پایا وہ کون ہے جسکا مکان دیدہ ہے وہ کون ہے جسکا جہان نادیدہ ہے وہ کون ہے جسکی کرسی عرش برین ہے وہ کون ہے جسکی آمد و رفت شہ رگ سے قرین ہے وہ کون ہے جسکا سایہ عالم ہے وہ کون ہے جسکا آئینہ آدم ہے وہ کون ہے جسکا پیام مَن رَآنی ہے وہ کون ہے جسکا کلام لن ترانی ہے وہ کون ہے جسکو سجدہ کرنا جی چاہتا ہے وہ کون ہے جسپر درود بھیجنا جی چاہتا ہے وہ کون ہے جسکی بہیرت رب کی ہے وہ کون ہے جسکی صورت عرب کی ہے وہ کون ہے جسکا مقام حق بین کی نظر ہے وہ کون ہے جسکا نام نور البصر ہے جان سے جانا کیونکر ہوگا جانان کا آنا کیونکر ہو گلستان سینے مین اڑی ہے منزل بہت کڑی ہے گھر سے جا سکتا نہین آپ مین آسکتا نہین وہ کون ہے جو مجھے مطلب تک سر دست پہنچائیگا وہ کون ہے جو مجھے آدمی بنائیگا اس گفتگو سے ہر ہر کا دم بند ہوا کوئی نہ بہرہ مند ہوا سماعت نے کہا مین اس ذکر سے بے بہرہ ہون بصارت نے کہا مین اس تصور سے نابینا ہون حیات نے کہا یہان سمجھ دار کی موت ہے قدرت نے کہا مجبور ہون یہان مطلب میرا فوت ہے نطق نے کہا یہ سخن گومگو ہے یہان مین زبان بریدہ ہون

جھانکتا نہین مین فضاے حدیقہ خلا و ملا ہون - عالم مین نور البصر مشہور ہون - دیکھو تو نزدیک سمجھو تو بہت دور ہون - مرنا اگر ضرور ہے وصال میرا کب دور ہے دو قدم کا راستہ ہے چشمک مین معانقہ ہی بیٹھی بیٹھی مچل جا - خود آر انگر سے نکل جا - پہلے قدم مین دنیا ہے وہان بلوغت کو پہونچتا ہے - چہار مقام اوس منزل مین ہین - سالکین اوس جا مشکل مین ہین وہان سے جسنے پار ہوا - وُہی جوان واقف اسرار ہوا - دوسرے قدم پر عقبیٰ ہے - وہان ضعیفی پیدا ہے - اوسمین بھی مقام چار ہین - سالک جدِ ناچار ہین اوسکے آگے بستی ہماری ہے - اوسکے آگے پستی تمہاری ہے وہان جان دیجیے گا - وہان جان لیجیے گا - وہان قال آئینہ ہوگا - وہان حال ہر آئینہ ہوگا - وہان لن ترانی سنگِ راہ کہے گا - وہان درخت اَنَا اللہ کہے گا - وہان راز کشود ہوگا - وہان ایاز محمود ہوگا - وہان مجنون انا لیلی کہے گا - وہان خدا نماز پڑہے گا - وہان سخن بے دہن ہوگا - وہان مقیم غریب الوطن ہوگا - عیان اور ہوجائیگا نہان و ہوجائیگا نظم

شہر ہے وہ دوجہان سے بھی پرے	دین و دنیا جس کے ہین کوسون ارے
ہی دو عالم سے وہ عالم تیسرا	ابتدا ایہہ ہے تو وہ ہے انتہا
فہم مین آتا نہین کچھ وہان کا راز	ایکسان ہے امتحان و امتیاز
وہان نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے کوئی	وہان نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے کوئی

شامیون کی طرح تلے اوپر ہوکر شکم پُر ہونے کو نعمت جانکر حکمت و دمسازی سے
لقمان کے سوا دوسرا دم بھرتا نہین ۔ کوئی ناکا پھلکا روٹی کے پلپیٹ مین
مُکّا کھاکر خشکی سے کہتا ہے یا منّان حرص مجکو چپاتی سے پرا ٹھا پھیر اکیلا ہی ۔ کوئی
ترش روپھرکا سودا جانکر چٹنی چاٹنے کے لئے ناچار زندگی سے کھتا ہے
کوئی مسافر مقیمون کی طرح کوفتون کی کوفت مین کڑی سہکر کہتا ہے اب تک اِی
سے جو سویا ہی وہ چوکا ہے ۔ کوئی گلبدن نا مشروع جامۂ نفیس پہنے تا شمار مین
کہین جابوسی کرنی ہاتھہ نمل کے صحن مین کمخواب کرتا ہے ۔ کوئی سڑی جو مکان
پایا نہین جگر کو تھام کے بے محل آسیا کی صورت گھر گھر سرشتہ بنکر ٹکیان
کھا رہا ہے ۔ کوئی بد لگام مونہہ زور کو سمند باد پا کا تصور ایسا خوگیر ہوکر نعل
در آتش کیا ہے کہ پیش بندی سے تنگ آکر رکاب مین شہسوارون کے رہنے ٹاپتا ہی ۔
کوئی دانا قوم مشائین سے مادام شکار کا صیدی بنا ہوا انکا لے اُو جلے سے
زمانے کے باز نہ آکر بحری بنکر بلبلونکی رگڑ جھگڑ دیکھہ رہا ہی ۔ کوئی مینی بدگُہر
زر کی تمنا مین سونا حرام جانکر کہتا ہی یا قوت ملے یا سوروپ سے مسمار ہوکر
مرجانے کو خاکسار اکسیر جانتا ہے ۔ کوئی حجازی عراقیونکی طرح نغمہ کے خیال کو
یگانہ جانکر بے قانون بے گت پردے سے آہنگ وجد کر رہا ہے ۔
کوئی عبّاسی باڑہ پر ہمدمون کی تیغ و سپر کو تبسمہ مین سے اپنے اَوسان بجا
نرکھکر دیکھا نہ بھالا نڈھال ہوگیا ہی ۔ کوئی نونہال گلون کی ہوا مین پھولون

از قضا آیا نظر سرِ خفے | وہ خفی یون جس سے مشتق ہو جلے
گوش بھی پائے نہ تھے راہِ یقین | پیش دستی کی بصارت نے وہین
گود مین لڑکا ابھی تھا شیر خوار | بطن مین پھر اک حمل پایا قرار
موج اک پونہچی نہ ساحل تک ابھی | دوسری اک موج سر پر آ لگی
سلسلہ ٹوٹا نہین تقریر کا | بات کا کچھ اور رہا یا مدعا
مآلِ کار سے ہو کر خبردار | عدیم المثل اب ہوتا ہی بیدار

نشان اک ہے نشان کا ڈھونڈتا ہی
ارادہ اِس کا مطلق دور کا ہی

ابھی نظارے سے نظر سیر ہوی نہ تھی بات کرتے دیر ہوی نہ تھی آنکھ ٹھہرا گئی طبیعت گھبرا گئی حجاب نے کہا خبردار ہو جا مونہہ اپنا پھرا لے خواب نے کہا بیدار ہو جا گھر کا اپنے راستہ لے عدیم المثل نے فی الفور اوس عالم سے نکل گیا جگہہ پہ اپنے آکر سنبھل گیا ہمسایہ مین جا بیٹھا سوتا ہوا فتنہ اوٹھا ایک در سے بصارت آئی ایک گھر سے سماعت آئی ایک جا سے حیات دوڑی ایک سرا سے گویائی پہونچی ایک سُو سے قدرت نے مونہہ دکھلایا ایک رُو سے ارادت نے رنگ جمایا ایک راہ سے علم ظاہر ہوا ایک چاہ سے عشق حاضر ہوا ایک مکان سے عقل پیدا ہوی ایک شان سے ہمت ہویدا ہوی عدیم المثل نے ہر ایک کو اپنا جانکر ہر ایک کو ہمدم پہچان کر

نہ گوشِ جان سے کلام بے صوت و بعد استماع پھر قدم ارادت
اپنا یافتِ اسرار قدم مین مقام جاہ مین رکھا یہان او ہی حال دیکھا
کہ ہر پست فطرت کا دماغ عرش معلی پر ہے پانون ہر ایک ہوا خواہ کا دوش صبا پر ہے
کوئی اپنی تخت و تاج پر مغرور ہے - کسی کی آنکھ نشۂ دولت مین مخمور ہے - کوئی
مسرور جبہہ سائی پر ہے - کوئی مغرور سرافرازی پر ہے - کوئی قصر بلند پر ملناز ہے -
کوئی اسپ و فیل پر ممتاز ہے - کوئی زعم سے انشا آرائی کے اختصار و تفصیل عبارت
کو جملۂ معترضہ جانکے القاب و آداب اپنے بڑھا رہا ہے - کوئی فخر شاعری سے سودا
جو ہوا جرات سے سوز و درد جگر کے آتش زبانون مین میر ہو کر اسیر کی طرح
بیت مین اپنے قلابے زمین و آسمان کے ملاتا ہے - کوئی منطقی فکر مین جزی و کلی
کے مقام تجرید مین قانون سے طول کلامی کے اشارات کا دم بھرتا ہے - کوئی عالم
علت و بے ترکیبی سے حیث و بحث مین حروف کے جملہ عمر اپنی ہر نوع سے صرف کر رہا ہے -
کوئی محاسب جمع خاطر کے لئے فاضلون مین افراد دفتر حکمت کا آپ کو نقطۂ منقسم
جانتا ہے - کوئی منجم گردشِ سیارہ سے پیش آنے کو ثابت نہ پاکر سادہ لوحی سے
چلن تارونکا بار بار شمار کرتا ہے - کوئی خود بین خودی کو اپنی خدا سمجھکر خود بخود بندگان
خدا پرست سے آکر جھگڑتا پھرتا ہے - کوئی خاندان پر اپنے نازان ہے کہ وہ خلف سلطان ہے
یا نبیرۂ امرائے عالیشان ہے - کوئی عالی نسبی پر بھولا ہے کہ جدِ بزرگوار اوسکا اکمل الکلام
سے ہے یا اعرف العرفا ہے - کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے تھے

ارادت نے کہا جرأت کام نہیں کرتی یہان مین پاشکستہ ہون علم نے کہا میں نہ جانتا نہیں عقل نے کہا کچھ سمجھ مین آتا نہیں عشق نے کہا واہ واہ مبارک ہے ہمت نے کہا بسم اللہ مبارک ہو یہ دن خدا نے دکھلایا کہ آپکی بھی زبان پر یہ لفظ آیا ہم آپ کے غمگسار ہین ہم آپ کے خدمتگذار رہین ارادہ کیجئے آمادہ ہو جیے آپ کیون ششدر رہو مکان سے باہر ہو عشق سے خوش رہو رنج نکرو ہمت ساتھ ہے شش و پنج نکرو ایکدم کی راہ ہے بات مین وہاں دلخواہ ہے پل بھر مین پہونچ جاؤگے سانس بھی لینے نہ پاؤگے ابھی تکرار باقی تھی کہ عدیم المثل کو چھینک آئی بہت خوش ہوا کہ مین نے فال نیک پائی الحمد للہ کہا مردانہ ہوکر عشق و ہمت سے جدا نہوکر قدم ارادت اپنا یافت اسرار

قدم مین پہلی منزل دنیا مین رکھا

اول مقام حرص مین اوترا محفل کا وہان کے رنگ دیکھا

کوئی بے آبروچاسے کی چاہ مین ماہی بے آب ہو رہا ہی۔ کسو کا جگر مدام بے کیف و کم سوز شراب و آتشہ مین کباب ہو رہا ہی۔ کوئی استنبولی پان کی طلب مین مان پان کھوکر جو تری لب پر نہ ہی چون نہ بولکر جان سپاری کرتا ہے۔ کوئی اونچکا شیرخوار کی صورت بالائی پر نظر جمایا ہوا دودھ کے لئے دو دل سے نکالکر دودو کو پکار رہا ہے۔ کوئی بد قوام سمرقندی مصریون کی طرح نبات کرکر پرخنسکے مین مٹھائی کے تھپیڑے کھاجانے شک کرتا نہیں۔ کوئی ادھورا جلا بھنا

که نهر کی شکل بنکر روانه هی - کوئی زر و نقره اجناس کو مها لچهمی جانکر پوجتا هی - کوئی
جوالامکهی مین جو آتش کا شعله پهاڑ کے دامن سے نکلا هی اوسکو عجائب و غرائب اور کرامت
و صفت سمجهکر سجده کرتا ہے - کوئی گنیش کو جسکا سر فیل کا اور دهڑ انسان کا هی چهالیا
سپیاری چڑها پوجا کرتا هی اور اسکی پوجا سب کی پوجا پر افضل و مقدم جانتا هی - کوئی
رامچندر کو معبود پهچانتا هی - کوئی لچهمن کو جو رامچندر کا بهائی هی اوسکی صورت
بناکر پوجا کر رہا ہے - کوئی سیتا کو جو رامچندر کی زوجه تهی سجده کرتا هی - کوئی مها
کالی دیوی کا بنده بنا هی - کوئی چاند سورج کے روبرو پانی ڈالتا ہے - کوئی زحل
مشتری زهره عطارد مریخ راس و ذنب کو پوجا کر کے دلکی حسرت نکالتا هی - کوئی
مهادیو کے لنگ کو جهلری رکهکر دوده اور پانی ملا کر دهار ڈالتا هی - کوئی منگل
کو جو پتهر سے انست کری هوئی راستی کو لات مار کر منات کے آگے
اوندها پڑا هوا هی - کوئی گوساله صفت گاے کو پوجتا هی اور کهتا هی اسمین تی
موجود ہے اسکا گوبر پیشاب اوسکے حق مین جنرات اور دوده هی - کوئی پتهر
پر تلسی کا پتا رکهکر کهتا هی سینے سالگرام کو پوجا کیا هی - کوئی کرشن یعنی کنیا کو
سجده کرتا ہے - کوئی وشنو یعنے بشن کی پوجا کرتا ہے - کوئی پراغ
سے کو لگا رہا ہے - کوئی کهتا ہے که ناستیک میرا مذهب ہے جو مین سمجهتا هون
دوسرے کو معلوم کب ہے یهان نه کوئی کسیکا بنده ہے نه کوئی کسیکا خدا هی جهنم هی نه جنت
یارونکی بناوت حجت هی دوزخ رنج کا نام ہے جنت کا لقب آرام هی سوا عنصرون کی

باشندون کو وہان کے دیکھا کہ ہر ایک آغاز و انجام سے بے خبر ہے کمال ہے نہ ہنر ہے
کوئی سنہ قالب ہے پیچ مین بندش دستار کے پھنسا ہے۔ کوئی زیر پائی کا مبتلا ہو کر
ایڑیان رگڑتا ہے۔ کوئی موشگافی سے محاسن کے رکھنے کو عیب سمجھتا ہے
کوئی روسیہ نسخۂ خضاب کو دستِ غیب سمجھتا ہے۔ کوئی حیرت زدہ آئینہ کا نادیدہ
ہے۔ کسی کا دل صدچاک شانہ بازی مین اٹکا ہے۔ کوئی سفید پوشی کی
نباہ مین بزاز بازار ناسوت سے رشتہ داری مین لاتا ہون کہتا ہے۔ کوئی زرد
رو سرخروئی سے سرسبز ہونے کو لباس رنگین کی نیرنگی مین نیلا پیلا ہو رہا ہے
کوئی کمل کمل کے تار مین کہتا ہے کہ مو بمو مجھے بال بال مین اعجاز موسوی
دکھائی دیتا ہے۔ کوئی زندہ درگور کیسلئے گھر نہ جاکر قبرستان پر تکیہ کیا ہے۔
کوئی جبّہ و عمامہ کے خیال مین جامے سے باہر ہو کر گھر کے اندر آپ کو حلقی
مین صوفیون کے شمار کرتا ہے۔ کوئی سرد مہر دوشالے کے سنبھال مین
سرگرم ہو رہا ہے۔ کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدھر چلے
کسیکو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام
ہوئے ناحق دو دن مین بدنام ہوئے دنیا مین ذلت و خواری
جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی عدیم المثل نے
دس برس تک سامع اونکے قال کا رہا بینا اونکی حال کا رہا
لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم مہر سے پل بھر دیکھا

یہ سخن راست مطلق ہے - کوئی کہتا ہے بندہ بیدانتی کہلاتا ہی ہماری بید آنت
شاسترین لکھا ہے عالم خواب وخیال ہے برہما کے سوا موجودیت دوسرے
کی محال ہے برہما خالق کائنات ہی بشن رزاق موجودات ہی مہادیو کو دوسرین
سب کے فنا کرنے پر ہے برہما خدا مقرر ہے جسدم برہما کو نسیانی ہوئی ذی
روح ہوا ہی بشن مہادیو یہ سب یک جسم برہما ہی پس جسنے نسیانی کو فراموش
کیا بیشک وہ خدا ہوا ہے اوسکو راحت حاصل ہے وہی خدا کہلانے کی قابل ہے
کوئی کہتا ہی بندہ میمانسک کہلاتا ہے ہماری میمان شاسترین لکھا ہی کہ اللہ جل شانہ
نے مخلوق کو نہین پیدا کیا ہی اللہ مین طاقت مطلق نہین ہلکے کوئی اللہ برحق
نہین ہے عیش وعشرت تکلیف وراحت ہمارے نتائج اعمال ہین اور بندگان خدا
مختار افعال ہین عالم کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے بحر وبر آسمان وزمین جھاڑ وپہاڑ
اسی کی موجودیت ہمیشہ ہی اور ہر انسان سی برہما کا ظہور رہوتا ہی جو چاہا وہ برہما ہوا ہے
کوئی کہتا ہی مین نیایک برحق ہون نیای شاستر کا عارف مطلق ہون جانتا ہون
مداومت باشندگی جنت اور جہنم مین نہین ہے ذات کو اللہ کی بدایت ونہایت
نہین یقین ہی جہان قدیم ہے لیکن معدوم ہوگا اللہ کی یک شکل ہی سمجھدار کو معلوم
ہوگا - کوئی کہتا ہی مین بیشیشک بنا ہون بیشیش شاستر کا معتقد ہوا ہون مہاراج
کناد کا قول سچا ہے بندہ موافق اونکے قول کے چلتا ہے کناد اور گوتم مہاراج
کا قول مین نے ایک پایا ہی جسنے نیائی شاستر لکھا ہی جو نیایک کے قول وافعال ہین

کدھر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی
ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے دنیا مین
ذلت و خواری جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی
عدیم المثل نے دس برس تک سامع اُسکے قال کا رہا بینا انکی
حال کا رہا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم مہر سے پل بھر دیکھا
نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سُنا۔ زراقمان داستان
حقایق معانی و صورت محرران پاستان دقایق غیب و شہادت خامہ
نکات بصیرت نویس سے صفحۂ اشارات سماعت کو یون منقش
کرتی ہین کہ عدیم المثل نے چالیس برس تک مکتب دنیا مین طفل ابجد خوان
کی صورت دل سیپارہ کو مصحف رخسار نور البصر کے تصور مین زیر و زبر
کرتا رہا تبارک و تعالی مطلق صفحۂ مخبر یکے سوا ایک ورق مد نظر
کچھ پیش نہ آیا تا ؤکھا کر الحمد للہ کہتا ہوا ایک قلم دفتر تعلقات دنیوی
پر فرد باطل جانکر میم کھینچا نوشتہ پر اپنے حرف رکھکر نکتہ سنج کی
طرح عاقبت قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین منزل عقبی مین رکھا اول مقام
کفر مین آیا۔ دیکھا تو خلایق کی کثرت سے بھیڑ بھاڑ انگنت ہی۔ کوئی تردامن کو بیدانشی
نے ماہیت اسلام پانی رخصت جونڈی نالے بھر بھر کر پانی سے ماجرا اپنا کہہ رہا ہے
اور گنگا ندی کو سر سے مہادیو کے نکلی سمجھتا ہی۔ کوئی سارستی دیو یکو جانتا ہے کہ

مگر مذہب عشاق مین مقبول کبریا ہے اوسکا فرمان بردار ہون لاحول کہنے والی سے بیزار ہون۔ کسیکو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدھر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے خلقت مین ہر ہر کو معبود جانا حقیقت مین مطلب کو مفقود کیا ظاہر مین ساد ہو اوتار رہے باطن مین مقصد سے اغیار رہے معلوم نہوا آپ سی گذر کر آپکو پانا کیا ہے معلوم نہوا جانسے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہی عدیم المثل نے پندرہ برس تک اونھین کے نکات قال کا عبارت حال ہوا اونھین کے معنے حال کا صورت قالی رہا لیکن اُس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت وصدا سنا پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام اسلام مین رکھا دیکھا تو یہان اور ہی معاملہ ہے سمجھا تو اور ہی ڈھنگ ہے نیا تماشا ہے سات رُباط اچھی نظر آئے ششدر ہو کر استفسار کیا تو نام ہر ایک کا لوگون نے علحدہ تبلائے کسی نے کہا ایک ربا طسُنیہ ہے یہان کے باشندون کو اہل سنت وجماعت عالم کہتا ہے اعتقاد انکا ٹھیک ہی کہتے ہین خدا وحدہٗ لاشریک ہے، عالم حادث ذات اوسکی قدیم ہے ذات حق کی حیّ القیوم عالم عدیم ہے سوا اوسکے دوسرا موجود نہین ہے وہ عدیم المثل یکتا ہے سوا اوسکے کوئی معبود نہین وہ نور البصر دوسرا ہے عالم جاہل ہے اللہ عالم الغیب والشہادہ ہے اتصال کسو سے نہ انفصال اور نہ حلول و اتحاد علت ہے نہ عیب ونقصان سے مبرا ہے جامع جمیع صفات کا ہے نائب اوسکی بے شک

کوئی موجود نہین سواے عناصر کے میرا کوئی معبود نہین - کوئی کہتا ہے بندہ بودھ
شاستر کا قایل ہے اوس سے مطلب میرا حاصل ہے مُردار کو حلال جانتا ہون عورت
کی صورت دیکھنا حرام پہچانتا ہون ہر پل عالم فنا ہوتا ہی اور ہر پل عالم بقا ہوتا ہے
عالم کو بدایت نہ غایت ہی سواے اسکے جو تکرار ہی جھوٹی حجت ہے - کوئی کہتا ہی مین
جین شاستر سے مطلب اپنا حاصل کیا ہے خدا کو محض بے صفت جانتا ہون -
کوئی شی خدا سی پیدا نہین ہوئی پہچانتا ہون جو شخص نیکی کرتا ہی اوسیکا خدا نام ہی اوسیکا
کلام خدا کا کلام ہے - کوئی کہتا ہے مین شیو پوران کا حال سنتا ہون برہمت
والی کو جتاتا ہون پیش از ظہور کائنات ناف سے بشن کے کنول کا پھول کھلا ہی
اوسمین سے برہما پیدا ہوا ہے برہما کے اور بشن کے درمیان کئی روز مناقشہ رہا ہی
بشن نے برہما کو کہا مین نے تجھکو پیدا کیا ہے برہما نے بشن کو کہا مین نے تجھکو ہویدا کیا ہے
اس عرصے مین آسمان سے ایک دُھوان ظاہر ہوا اوسمین سے برہما کو خطاب
آیا کہ تو برہما اور یہ بشن بجا ہے جسکی ناف سی کنول کا گل کھلا ہی اوس سے تو
ظاہر ہوا ہے اب ہم نے تجھکو کہا ہے تو مخلوق پیدا کر جہان کو ہویدا کر جب
برہما نے اوس دخان کو دیکھا اوسمین سے ایک لنگ نظر آیا برہما نے ہنس کی شکل بنکر
اوس لنگ کی پیمایش کو اوڑا اور بشن خوک بنکر تحت الثری مین چلا گیا دس
ہزار برس تک دونون پھرتے رہی اوس لنگ کی انتہا نپائی جب برہما نے جانا میرا خالق
میرا معبود میرا صاحب لنگ حق ہی اوس دن سے اوس لنگ کی پوجا شروع ہوئی

نماز جماعت کی سنت مطلق نہین ہی مسح اوپر موزون کے درست الحق نہین ہی دیر سے
روزہ افطار کیا کرتے نماز مغرب ہمراہ نماز عشا پڑھا کرتے رکوع اور سجود مین یکبار
تسبیح پڑھتے ہین بعد نماز کے السلام علیکم نہین کہتے ہین فیما بین اونکی کثرت اوہام
سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک کے علحدہ طریق ہوے ہین
کوئی کہتا ہی مین **علویہ** ہون حضرت علی کو نبی جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہی مین **امریہ**
ہون حضرت علی کو جو شریک نبوت اور رسالت سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہی مین **شیعیہ**
ہون حضرت علی کو جو تمام صحابہ سے فاضل تر نہ جانے اوسکو کافر سمجھتا ہون۔
کوئی کہتا ہی بندہ **اسحاقیہ** سے قایل نہین ختم نبوت کا ہی۔ کوئی کہتا ہی **زیدیہ**
میرا نام ہی سوا اولاد علی کے میرا کوئی نہین امام ہے۔ کوئی کہتا ہی **عباسیہ**
میرا لقب ہے بادشاہ اور امام میرا فرزند عبد المطلب ہے۔ کوئی کہتا ہی مین **امامیہ**
ہون سطحہ زمین کو خالی امام سے نہین جانتا ہون سوا بنی ہاشم کے کوئی امام
خلیفہ نہین سوا بنی ہاشم کے کسی امام فاجر کے پیچھے نماز پڑھنی روا نہین امام
بندہ بے عیب ہین امام عالم الغیب ہین۔ کوئی کہتا ہے بندہ **ناوسیہ** ہی
جو شخص کہ اپنے کو بہتر جانے اوسے کافر کہتا ہے۔ کوئی کہتا ہی مین **تناسخیہ**
ہون جانتا ہون کہ روح انسان کے قالب سے جب جدا ہوتی ہی پھر آئینہ دوسرے
قالب مین روانہ ہوتی ہی۔ کوئی کہتا ہی بندہ **لاعنیہ** ہو دشمن عائشہ و زبیر و طلحہ
و معاویہ کا ہی ابد تک اونکو بد کہتا ہون اونکے نام کا تبرا کرتا رہتا ہون۔

بندے کے وہی اعمال ہین - کوئی کہتا ہی مین تنخل شاستر کا بندہ ہوا ہون بغیر ریاضت
اور محنت کے کوئی چیز حاصل نہوگی سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین سانکھہ شاستری
ہون سب کو سُناتا ہون جب وقت عالم کے فنا کا آتا ہی ہر ایک عنصر ہر ایک
شی مین غائب ہو جاتا ہی خالی آواز مین گم آتش صورت مین گم پانی ذائقہ مین گم
خاک شامہ مین گم ہوا لامسہ مین گم ہو جاتے ہین یہ نکات ہر ایک کی فہم مین کہان
آتے ہین - کوئی کہتا ہی بندہ نانک پنتی ہوا ہی بابا نانک کا چیلا بنا ہے ہمارے
بابا نانک مشرکون سے بیزار ہین ہندا ور ہنوون کے وہم اور دہوکے مین نہین
کلام سے انکی ظاہر توحید کے اسرار ہین بیشک وہ سب مخلوق کا اوتار ہی سواے
خدا کے دوسرے کا نہین طلبگار ہے نینا دیوی کی پوجا کی ہی اوس سے حاجت اپنی چاہی
ہے افلاک پر کیا ہی عالم بالا کا تماشا دیکھا ہی نازل اوپر کتاب ہے کلام اوسکا کلام
حق لاجواب ہے - کوئی کہتا ہی میرا مذہب سب مذہب سے فاضل تر ہی ہندو مسلمان سے
رتبہ میرا برتر ہے مقر عیسی علیہ السلام کو بیٹا خدا کا جانتا ہون والدہ کو اونکی خدا کی
زوجہ پہچانتا ہون بندہ اونھین کا بندہ ہے دوسری بات غلط پہچانتا ہے -
کوئی کہتا ہی بندہ شیطان کا غلام ہی شیطان کا کلام خدا کا کلام لا کلام ہے شیطان
کے برابر کون موحد ہوا ہے جو سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ نہین کیا ہی
شیطان کے موافق کون عابد ہوا ہے شیطان اوستاد فرشتون کا ہو شیطان
کے برابر کون عالی ہمت ہی کہ گردن اوسکی طوق لعنت ہی جا ہی بین [illegible] خدا کی

کوئی کہتا ہی بندہ کو زیبا ہی صاف کہتا ہی جو شخص کہ طہارت مین اندام کو سخت
ملکر اعضا کو خوب نہین دھوتا ہے فرض اوس سے ادا نہین ہوتا ہی۔ کوئی کہتا ہے
مین محکمیہ ہون حکم خدا کا اوپر خلق کے مطلق نہین جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہی
مین اخنیہ ہون منکر جزاے اعمال کا ہون۔ کوئی کہتا ہی بندہ کنزیہ ہی
زکواۃ کو فرض نہین جانتا ہی۔ مال کے میل مین پامال ہو رہا ہون۔ کوئی کہتا ہی
مین شمراخیہ ہون عورتون کو مانند بوے گل و ریحان کے جانتا ہون تین
بے ملک مین بغیر نکاح کے وطی اونسے روا ہی بندہ یہی عمل کر رہا ہی۔ کوئی کہتا ہی
نام میرا میمونیہ ہی بندہ غیب پر ایمان لانا باطل جانتا ہی۔ کوئی کہتا ہے مین
معتزلیہ ہون ایمان سے بیزار رہتا ہون صاف کہتا ہون قرآن مجید
مجموعہ نقول و حکایات ہی قدیم نہین ہی خیر و شر کا فاعل رب کریم نہین ہی نماز جنازہ
کی واجب کہان ہی ایمان کسب الانسان ہی دعا و صدقہ زندگان حق مین میت کی
بیفائدہ و بیکار ہی شفاعت سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح انکار ہی
حساب و کتاب میزان گنہگارونکا درمیان دوزخ اور جنت کے ہوتا ہی معراج
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس سے ہوا ہی فرشتہ مومن سے افضل تر ہی عقل
مومن اور کافر کی برابر ہی رؤیت حق سبحانہ و تعالی کا قایل نہین ہون انکار ہی کرامت
اولیا کی غلط ہی جھوٹی تکرار ہی خدا تعالی خالق جب ہوا جسدم مخلوق کو پیدا کیا اور رزاق
جب ہوا جسوقت انہوں کو رزق پہنچایا اللہ تعالی ذات سے اپنے عالم و قادر ہے

انبیا ہین اور ملائک برحق بے انتہا ہین کتابین جو اللہ نے انبیا پر اوتاری ہین
راست مطلق ہے بہشت و دوزخ حق ہے مسلمان بہشت مین رہین گے کفار
دوزخ مین جلینگے پانچون وقت کی نماز فرض یقین ہی روزے ایک مہینے کے
فرض مبین سے ہے زکواۃ مال و حج کعبہ فرض صاحب مقدور پہ ہی شراب کا پینا زنا کا
کرنا چوری رشوت حسد عجب و نخوت حرام مقرر ہی قیامت کا آنا یقین ہی ایکدن
یہ آسمان ہی نہ زمین ہی عالم تمام فنا ہوگا اللہ تعالی پھر سبکو زندہ کریگا سب سے حساب
لیگا نیک کو جنت دیگا اور بد کو جہنم ہی جسکا پیشہ یہان ظلم وستم ہی جس نے اپنے
گناہ سے توبہ کی اوسکو دوزخ سے نجات ہی جس نے انبیا کے قول کو نمانا اوسکو
دوزخ ابدا ہیہات ہی جو لوگ خواہش نفس سے گناہ مین مبتلا ہین اور بغیر توبہ کے
مرگئے چند روز سزا اونکو دی جائیگی پھر بحر رحمت جوش مین آئیگی اللہ تعالی سفارش
سے سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور تائید سے آل و اصحاب کبار کی اور دعا سے
عالم و حافظ اور نیک کردار کے اور مدد سے اولیاے واقف اسرار کے اونکو بہشت مین
داخل کریگا ہر ایک مومن ہمیشہ بہشت مین رہے گا - دوسرا رباط رافضیہ ہی
یہان کے مقیمون کو عالم رافضی کہتا ہی طریقہ اونکا یہ ہی کہ اصحاب ثلثہ پر طعن کرنا
واجب جانتے ہین بجز جناب مظہر العجائب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے
پیشوا اپنا کسیکو نہین پہچانتے ہین اور کہتے ہین کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کو ذات سے اپنی رسالت مین قیام نہین اور جناب غوث الاعظم قدس سرہ اولاد امام نہین

جواب نہین ہے خلق کو پیدا کیا حق نے اپنے علم کے ظہور پر نہ معلوم کے شعور پر
کوئی کہتا ہی مین سالقیہ ہون صاف کہتا ہون ثواب و عقاب نیکی بدی سے
صلا کم نہین ہوتا ہی بندہ شر سے دور خیر سے حق کا ہمدم نہین ہوتا ہی - کوئی کہتا ہے
لسلیہ میرا نام عیان ہے یہی میرا بیان ہی سعادت و شقاوت دونون ظہور سبحان ہی
نہ اطاعت سے سود نہ معصیت سے زیان ہی - کوئی کہتا ہی حبیبیہ میرا نام ہے گفتگو سے
تقریر میری روبرو ہی مجھے خوف دوزخ کا نہین خدا دوست میرا ہے کہین دوست کو
دوست عذاب دیتا ہی - کوئی کہتا ہی مین متمنیہ ہون اوسیکو خیر کہتا ہون جس سے
نفس میرا شاد ہے وہ دل آرام ہی وہی میری مراد ہی - کوئی کہتا ہی مین خوفیہ
ہون عذاب حق سے مصلحتاً خوف رکھتا ہون دوست کو دوست ڈراتا ہی دوست کو
دوست سمجھاتا ہی - کوئی کہتا ہی مین فکریہ ہون یہی کہتا ہون فکر عبادت سے
لاکھہ چند بہتر ہے جسکو علم زیادہ ہوا اوسکی عبادت ساقط اکثر ہے خدمت اوسکی خلق کو
ضروری ہی شرکت اوسکی ہر ایک کے مال و اسباب مین منظور ہی جسکو اوس سے انکار ہی
وہ ظالم ناہموار ہی - کوئی کہتا ہی مین حنفیہ ہون منکر وارث میراث کا ہون
پانچوین رباط قدریہ ہی وہانکا متوطن آپکو قدری کہلاتا ہے - کوئی کہتا ہی
مین احمدیہ ہون منکر سنت رسول اللہ ہون جو چیز کہ نزدیک خدا کے کفر ہی نزدیک
خلق کے ایمان ہی جنازہ کی نماز جو واجب نجانے وہ زندہ در گور ان ہی -
کوئی کہتا ہی مین ثنویہ ہون جانتا ہون نیکی ذوالمنن سے ہے اور بدی اہرمن سے ہی

کوئی کہتا ہی مین راجعیہ ہون صاف کہتا ہون سحاب مین آفتاب جمال مظہر العجائب
چھپا ہوا ہے ظہور جلوہ والا پیش از قیامت کے ہونے والا ہی آسمان پر کہکشان
کہان ہی علیؑ کے لشکر کا نشان ہی فلک پر رخشان برق نہین ہی سُم ہین
علیؑ کے دُلدُل کے اسمین فرق نہین ہی - کوئی کہتا ہی مین متربصیہ ہون
حق جانتا ہون مسلمانون سے مجھکو عداوت ہی بادشاہون سے مقابلہ
کرنا میری ملت ہی **تیسری رباط خارجیہ** ہے وہان کی باشندون کو
عالم خارجی کہتا ہی خلقت اسمین کثیر ہی ہر ایک کی علیحدہ تقریر ہی جماعت سے انکار
کرتے ہین تکفیر اہل قبلہ ہر بار کرتے ہین معاویہ رضی اللہ عنہ سے اتحاد رکھتے
ہین جناب مظہر العجائب علیؑ بن ابیطالب سے عناد رکھتے ہین فیمابین مین اونکی
کثرت اوہام سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک کے علیحدہ طریق
ہوے ہین - کوئی کہتا ہی بندہ ازرقیہ ہی صاف کہتا ہی وحی منقطع ہوئی -
کوئی مومن کبھی خواب نیک نہین دیکھتا ہی کوئی رتبۂ ولایت کو نہین پہنچتا ہی -
کوئی کہتا ہی مین اباقیہ ہون یقین جانتا ہون ایمان قول عمل مسلمان ہی
یا نیت انسان ہی - کوئی کہتا ہی مین ثعلبیہ ہون کام میرا تدبیر سے کرتا ہون
غافل نہین ہون تقدیر الٰہی کا قایل نہین ہون - کوئی کہتا ہی مین خازمیہ ہون
زکوٰۃ کو فرض مجہول جانتا ہون فرضیت اوسکی مجھپر آشکارا نہین ہین اوسکو
سمجھتا نہین - کوئی کہتا ہی مین خلفیہ ہون تارک جہاد کو کافر کہتا ہون

کوئی کہتا ہے مین حرقیہ ہون جانتا ہون جو شخص کہ جہنم مین جاتا ہے آگ سے اوسکا کچھہ اثر باقی نہین رہتا ہی - کوئی کہتا ہے مین مخلوقیہ ہون قرآن کو مخلوق کہتا ہون - کوئی کہتا ہی مین غیریہ ہون منکر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہون لیکن حکیم کہتا ہون - کوئی کہتا ہی مین زنادقیہ ہون منکر معراج شریف اور قیامت کا ہون عالم کو قدیم جانتا ہون خدا کو چشم سر سے دیکھنا درست پہچانتا ہون - کوئی کہتا ہی مین قانیہ ہون بہشت اور دوزخ کو فنا سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین لفظیہ ہون منکر عبارت قرآن کا ہون یعنی قرآن بندے سے ایجاد جانتا ہون معنی کا اسکے خدا موجد ہی سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین قبریہ ہون سب سے کہتا ہون عذاب قبر مین نہین ہی تم سب اہل غفلت ہو اگر ہوتا تو اوپر ہوتا تا دوسرونکو عبرت ہو - کوئی کہتا ہی مین واقفیہ ہون قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق اسمین مجھے تامل ہے صاف کہتا ہون - ساتوین رباط مرجیہ ہی باشندون کو وہان کے عالم مرجی کہتا ہی - کوئی کہتا ہی مین علمیہ ہون علم کو ایمان جانتا ہون جو شخص کہ اوامر و نواہی سے واقف نہین وہ کافر ہی بندہ خوب ماہر ہی - کوئی کہتا ہی مین تارکیہ ہون عالم کو سبب جمع مال دنیا جانتا ہون عمل واسطہ نعمت عقبیٰ ہی ترک کرنا دونون کا مشغولی حضوری مولی ہی - کوئی کہتا ہی مین شامیہ ہون کہتا ہون جو شخص ایکبار لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مشتقت

نہ ساتھ علم وقدرت کے ہی یعنے صفات حق کو نہین ہے ذات سی موجود ہی
کے ہی جانتا ہون جو عدم ہی وہ بعدم ہمراسر ہی جو موجود ہے وہ موجود اکثر ہے شخص
کسی کے ہاتھ سے کشتہ ہو بے اجل یقین ہی یعنے قاتل اوسکا اوسکو اگر نہ مارتا وہ
مرتا نہین ہی علامت قیامت غلط پہچانتا ہون خروج دجال ویاجوج ماجوج کو کذب
جانتا ہون پیغمبر علیہ السلام نے قبل معراج کے نبی کہان تھے اور پیش از وحی
کے نہ مومن تھے نہ کافر فقط معصوم انسان تھے عرش جائے بلند کا نام
ہے کرسی علم وحجاب کا مقام ہے لوح تمام علم اور تدبیر ہے قلم تقدیر ہے پیغمبر
علیہ السلام نے کلام اللہ تعالی سے بے واسطہ سماعت نہین فرماہین فعل بندے کے مخلوق
اللہ کے نہین پائے ہین چوتھی رباط جبریہ ہی وہان کا ساکن ایکو جبری
کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہی مین مضطریہ ہون صاف کہتا ہون خلق مانند جماد کی
مجبور بہر طور ہے خیر وشر سے اونکو علاقہ نہین قادر اونکا اور ہے۔ کوئی کہتا ہی
افعالیہ میرا نام ہے یہی میرا کلام ہی خلق کو فعل ہے لیکن قدرت نہین ہی حرکت صحیح
ہی لیکن جرأت نہین ہی۔ کوئی کہتا ہی نام میرا معیّہ ہی یہی میری تکرار ہے خلق کو
قدرت ہی لیکن ساتھ فعل کے اظہار ہے۔ کوئی کہتا ہی نام میرا مفروغیہ ہی یہی میرا
مقولہ ہی ظہور عالم کا جو کچھہ ہونے والا تھا ہوگیا آئندہ حاشا وکلا تغیر وتبدل نہوگا۔ کوئی
کہتا ہی مین مجازیہ ہون صاف کہتا ہون کوئی بندہ فعل سے اپنے مبتلائے
عذاب نہین ہی خدا اپنے اختیار فعل سے جو چاہیگا وہ کریگا اوسمین کچھہ سوال

کوسون دور ہے عدیم المثل نے پندرہ برس تک اونھین کے نکتہ قال کا
عبارت حال ہوا اونہین کے معنی حال کا صورت قال ہوا لیکن اوس نور البصر کو
منظور نظر کو چشم سر سے پل پھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت وصدا سُنا
پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام سلوک مین رکھا
وہان اور ہی تماشا دیکھا۔ کوئی کہتا ہے مجھی ذکر دَوریہ اور مدوریہ یاد ہی
اوسکو چہار حلقی کہتے ہین مجھے ارشاد ہے ذاکر کو اوسکے جلد مکاشفہ
عالم غیب کا ہو فی الفور مطلوب کا سامنا ہو اول کلمہ لا ناف سے جانب راست
وچپ سے لیکر دماغ تک کھینچے بعدہ کلمہ اِلٰہ کو یمین ویسار سے ادا کرے
بعدہ اِلّا اللہ کو شدت سے دلپر ضرب کرے لفظ ھُو پر اس ذکر کی انتہا
کرے۔ کوئی کہتا ہے چند روز مین خدا کا بھید کُھل جاتا ہی ذاکر خدا کو جلد
پاتا ہی اول دلکی طرف متوجہ ہو کر اَنَا کہے اور فلک کی طرف متوجہ
ہو کر فِیۡہ کہا کرے پھر دل کی جانب توجہ کرکے ھُوۡ بولے
اَللہ جل شانہ ابواب خزائن اسرار اوسپر جلد کھولے۔ کوئی کہتا ہی
سالک کا حجاب جلد دور ہوجاتا ہی مطلوب روبرو آتا ہے دلکی طرف متوجہ
ہو کر فی انا کہے اور فلک کو دیکھکر اَنۡتَ کہا کرے پھر دلکی جانب توجہ
سے اَنَا ھُوۡ ھُوۡ پکارے فی الفور گنجینۂ اسرار ہاتھ آوے۔
کوئی کہتا ہے سیدھی جانب سے اللہ اکبر کہے اور دل سے کلمہ

کوئی کہتا ہے نام میرا کنانیہ ہے افعال خلق مخلوق ہے بندہ نہین پہچانتا ہے۔ کوئی کہتا ہے شیطانیہ میرا نام ہے منکر وجود شیطان ہون یہی میرا کام ہے۔ کوئی کہتا ہے بندہ شرکیہ ہے جانتا ہے کہ کوئی کسی کا نہین ہے۔ ایمان مخلوق خدا کا نہین ہے۔ کوئی کہتا ہے مین وہمیہ ہون یہی میرا فہم ہے کہ فعل میرا وہم ہے۔ کوئی کہتا ہے مین ابدیہ ہون جہان فانی کو مقام ابد جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین ناکسیہ ہون سمجھتا ہون اطاعت بادشاہان روا ہے درست اختلاف علما ہے۔ کوئی کہتا ہے مین قاسطیہ ہون کسب وہنر سے مال جمع کرنا فرض جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین نظامیہ ہون خدا کو شئی سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین متزلیہ ہون بدی تقدیر سے میری ہے نہین شک کرتا ہون کوئی کہتا ہے مین مشربیہ ہون سب سے علیحدہ ہون گنہگار کو کافر جانتا ہون توبہ مقبول نہین خوب پہچانتا ہون چھٹی رباط جہمیہ ہے اسمین ہر ایک جہمی کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین معطلیہ ہون اسما صفات کو اللہ کے مخلوق سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین متراقبیہ ہون علم وقدرت مشیت ایزدی مخلوق ہے باقی سب کو غیر مخلوق کہتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین مترافیہ ہون معاف کہتا ہون خدا کے حصہ مین گردش ہے مقام اوسکا نہین یکجا ہے یعنے جا بجا پھرتا ہے کوئی کہتا ہے مین واردیہ ہون جانتا ہون مومن کی جہنم مین جا نہین جو شخص کہ جہنم مین گرے پھر اوسکا نکلنا ہوتا نہین۔

کوئی

پڑھا کرے چالیس روز بجز نانِ جُوار کے کچھ نہ کھایا کرے جمعہ کے دن سے ابتدا کرے تمام شب نہ سویا کرے حیات ابدی پاوے ہمجنس خضر ہوجاوے۔ کوئی کہتا ہی اگر یا مُحیِیُ کا تصور ایک مدت رکھی عجیب و غریب حرق عادت پیدا ہووے چاہے تو نظر سے غائب ہوجاوے خلقت دور نزدیک کی اوسکو نظر آوے جو چیز قسم شیرینی سے یا میوہ جات یا طعام سے ہو جیسے موسم کی خواہش سے اوسکے حاضر ہوجاوے جو شخص اوس سے مقابلہ کرے خراب ہو فاضلان دفتر عالم مین فرد لاجواب ہو بات اوسکی کوئی رد کرے کیا مجال ہی جو دیکھے اوسکو فرمان بردار بہرحال ہی عمر اوسکی دراز ہو لیکن ذاکر صفاے قلب مین ممتاز ہو کوئی کہتا ہی اگر ذاکر بعد تہجد کے نماز صبح تک بیدار رہے اور نظر اپنی ترۂ بینی پر رکھے لسانِ قلب سے کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی ہر دم تکرار کرے خیالات غیر سے مطلق انکار کرے بیشک مستجاب الدعوات ہو عالم غیب کا معائنہ اوسکو دن رات ہو زہر اور سحر اوس پر اثر نکرے ہمیشہ تندرست رہے ناتوانی اور ضعیفی سے باز ہو عمر اوسکی دراز ہو۔ کوئی کہتا ہی مجھے پاس انفاس کی ترکیب یاد ہی بندہ اس فن مین اوستاد ہی ہر دم اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہوا دم اوپر کھینچتا ہوں پھر اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دم کو نیچے اوتارتا بیٹھتا ہون اور کبھی اَللّٰہ کہتا ہوا دم کو اوپر کھینچتا ہون پھر اَللّٰہ کہتا ہوا نیچے دم اوتارتا ہون دیدۂ دل میرا باز ہے عمر میری دراز ہے۔ کوئی کہتا ہے مین قلب سے لَا اور نفس سے اِلٰہ اور روح سے اِلَّا اللّٰہ صفا سے مُحَمَّد خفی سے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کہا بعد وہ اطاعت کرے یا معصیت کچھہ زیان نہو گا۔ کوئی
کہتا ہی بندہ راجئیہ ہی یہی میرا مقولہ ہی جو شخص کہ اطاعت خدا کی نکرے بخدا
گنہگار نہو گا۔ کوئی کہتا ہی مین شاکیہ ہون مفصل میرا حال سنئے کہ ایمان
مین مجمل شک رکھتا ہون۔ کوئی کہتا ہی مین عملیہ ہون ایمان عمل کے ساتھ
ہی کہتا ہون جسکو کہ نہین عمل ہے ایمان مین اوسکے خلل ہے۔ کوئی
کہتا ہی منقوضیہ میرا نام ہے یہی میرا کلام ہی لطف سے حق کو زیادتی
ایمان کی ہی قہر سے حق کی کسادگی ایمان کی ہی۔ کوئی کہتا ہی نام میرا استثنیہ
ہے مین مومن ہون اگر اللہ چاہتا ہی۔ کوئی کہتا ہی مین آثریہ ہون قیاس
دلیل باطل جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہی مین بدعیہ ہون صاف کہتا ہون جو کل
کہ سنئے جہان مین پیدا ہوتی ہے بے خواست ارادت حق کی ہو پیدا ہوتی
ہی نخوت کا دم بہرتا ہون بادشاہون کی فرمان برداری نہین کرتا ہون۔
کوئی کہتا ہی مین مشبیہ ہون حق جانتا ہون اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر
پیدا کیا ہی شاہد اسکا خدا ہی۔ کوئی کہتا ہے مین حشویۃ ہون واجب و
سنت و نفل کو ایک جانتا ہون۔ کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے
تھی کدھر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے۔ معلوم
نہوا آپ سے گذر کر آپ کو پانا کیا ہی معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جانجان
ہو جانا کیا ہی ظاہر مین مشیخت مآب صدر صدور ہے باطن مین مطلب سے

شبانہ روز کہتا ہون دل میرا بظاہر پھڑکتا نظر آتا ہی- دل مین رکھو تو دل اپنا بتاتا ہون اگر طالب حق بہرا یا گونگا ہو اوسکو بے گفتگو توجہ قلب سے بہرہ ور کرونگا زبان سے اصلا کچھ نہ کہونگا باطن کو اوسکے اپنی باطن مین جذب کرونگا دم مین خود بخود خدا سے ملا دونگا قال باطل ہی حال حق ہی مجھے توجہ مین دستگاہ مطلق ہے- کوئی کہتا ہے مجھے نہ ذکر و فکر سے علاقہ ہی بندہ کان مین انگشت رکھکر سنتا ہے دل میرا ہر دم ہُو ہُو کہتا ہی جی میرا ہو بنا ہُو ہو گیا ہی- کوئی کہتا ہے ابھی مرضی اگر ہو تو فاتحہ مجھپر اخلاص سے پڑھو وجہ میرا بڑا ہے مجھے سورۂ اخلاص کے ورد کا گورکھہ دھندا لگا ہی الحمد للہ کشف القبور ہوا ہے- کوئی انسان فرشتہ خو ہمسایہ سے پری ہو کر کہتا ہے جان کی قسم کھاتا ہون مین سورۂ جن سے پانچ آیتین بہت ورد کیا ہون جن جن کا کہو تو مین ابھی آسیب بے آسیب اوتارتا ہون- کوئی کہتا ہے مجھی انگشت نما نہ کیجئے دیکھئے بخت مساعد سے کہان پہنچا ہون سورۂ اخلاص کو ورد کیا ہون دست بدست کیا ہاتھہ پایا ہون سر دست ناخن پر حاضرات لکھو لتا ہون غیب کی بات بولتا ہون- کوئی کہتا ہی مین نے یا صمد کا وظیفہ کیا ہے- عجیب و غریب نتیجہ نظر آیا ہے جسوقت مین یا صمد کہکے عُود کی ڈلی جلاتا ہون جس بزرگ کی روح کو چاہتا ہون بلواتا ہون غائب و حاضر کا حال لوگون کو سُنواتا ہون اوسوقت فخر سے اوس کمال کے جسم مین نہ سماتا ہون اے

لَا اِلٰہ کھینچکر جانب چپ سے سیدھی جانب لیجاوے پھر اِلَّا اللّٰہ کو بیچ دل کے ضرب کیا کرے جو چاہے وہی ہوا کرے - کوئی کہتا ہی یک ذکر مجھکو یاد ہی یہ سب اذکار کا اوستاد ہی یکظرف مین آتش سلگائے اوسکو روبرو رکھکر شعلۂ آتش پر ضرب اِلَّا اللّٰہ لگائے بعدہ ایک ضرب اِلَّا اللّٰہ دل پر ہوا کرے یہ راز خویش و بیگانے سے اخفا رکھے توجہ تیز پر غلبہ ہوگا عالم معانی کا مکاشفہ ہوگا - کوئی کہتا ہی قرآن شریف چہار سو اپنے رکھے اول سیدھی جانب سے یَا حَیُّ کا ضرب قرآن پر کرے بعدہ جانب چپ قرآن پر یَا قَیُّوْمُ شدت سے کہے اور آگے پیچھے تشدد سے ضرب کیا کرے آگے یَا سَمِیْعُ پیچھے عَلِیْمُ کہا کرے چہار سو کا تماشا نظر آویگا عالم شرق و غرب جنوب و شمال کا روبرو پائیگا - کوئی کہتا ہی روبرو اپنے قرآن شریف کھلا رکھے اول اوسپر ضرب کلمہ اثبات کا کیا کرے بعدہ دل پر شدت سی ضرب کرنا جلد عالم معانی کا کشف ہوئے - کوئی کہتا ہی اگر کوئی آفتاب کو سیدھی طرف اپنے تصور کیا کرے ماہتاب کو طرف چپ کے تصور مین رکھے چند روز یَا مُحْیِیُ زبان قلب سے ادا کرے عالم ارواح سے ملے آتش ہوا سے اوسکے ٹھنڈھی ہو جائے ہوا یادم کرے وہ بر آئے پانی پر صاف چلے وار تیغ و تبر کا نہ لگے تصرف اوسکا عالم اجسام مین جاری ہو بشرط تعلقات بشری سے ذاکر عاری ہو - کوئی کہتا ہی ذاکر ایک گوشہ سنبھالے اوسپر غیر نظر نہ ڈالے تمام شب یَا مُحْیِیُ و ہزار بار

دوانی

پڑ رہا ہون تائید سے اوسکے مگس کی صورت ہوا پر اوڑنا سیکھا ہون دنکو پانی
مین چراغ جلاتا ہون - کوئی کہتا ہے مین مراقبہ مین رہتا ہون قلب کی صورت
کاغذ پر بنا کر آب زر سے اسم ذات لکھکر گھورتا بیٹھتا ہون - کوئی کہتا
ہے مین مراقبہ کر رہا ہون آئینہ پر اسم ذات لکھ کر گھورتا بیٹھا ہون - کوئی کہتا ہے
مین بھی مراقبہ مین بیٹھا ہون وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کی معنی کا تصور کر رہا ہون
کوئی کہتا ہے مجھے بھی یک مراقبہ یاد ہے کامل میرا اوستاد ہے
اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ معی کا دل مین تصور کرتا ہون عجیب
وغریب تماشا دیکھتا ہون - کوئی کہتا ہے ہستی سے گذرنے کی نیک راہ
بتلاتا ہون بعد ہر نماز کے کہنا خداوندا مین ہستی سے اپنے توبہ کیا ہون ہستی
پر میری ہستی تیری ہویدا ہوئی میری صورت مین تو آئینہ ہووے اسم کو میرے تیرے
اسم مین فنا کر فعل کو میرے فعل مین تیرے خدایا محو کر صفت کو میری تیری صفت
مین پاؤن تو نظر آوے مین نظر نہ آون اس صورت سے اگر کوئی سالک تکرار
کریگا ہستی سے اپنی انکار کریگا نظر مین اوسکے جلوۂ جمال الٰہی ہو منکشف
او سپر اسرار نامتناہی ہو - کوئی کہتا ہے جب تک خلاف نفس نہ کرے سالک
کبھی منزل مقصود کو نہ پہنچے نفس کا خلاف ضرور ہے اوسی سے ذکر و شغل و ریاضت
پاس حق کی منظور ہے نفس کو لذتون سے باز رکھنا ریاضت مین اوقات اپنی
ممتاز رکھنا - نفس امارہ وہی ہے جو انسان کو لذتون مین دنیا کے ڈالکر چاہ معصیت مین

اخفا سے اللہ ادا کرتا ہون یہ لطیفہ ستہ ہین - اِس شغل کی برکت سے انوار دیکھا کرتا ہون جو اوجالا زرد کہ جانب پشت سے نظر آتا ہے پھر جلد غائب ہوجاتا ہی سراسر مکر شیطان ہی لاحول بھیجتا ہون کہ وہ نتیجہ غفلت و نسیان ہی اگر دست چپ سے نمود اوجیالا ہو اور رنگ اوسکا نیلا ہو اوسکو تجلی نفس کی جانتا ہون - شرارت نفس آمارہ کی پہچانتا ہون جو اوجالا کہ دست راست سے سرخ یا سبز نظر آتا ہی اوسکو مین نے اپنے شیخ کا نور سمجھا ہی اور جو اوجیالا سپید روبرو سے نمود ہوتا ہے جانتا ہون وہ نور محمد کا ہی جو اوجیالا کہ بے جہت بیرنگ بے نظیر نظر آتا ہی پھر ایک لمحہ مین غائب ہوجاتا ہی ہوش میرا کھوتا ہی پھر اشتیاق اوسکا مجھکو ہوتا ہے سمجھتا ہون وہ نتیجہ اسرار فنا ہی وہی انوار الہی ہی سوا مشاہدہ کے حال اوسکا قید قلم ہوتا نہین وہ کیا جانتا ہے جو دیکھا نہین - کوئی کہتا ہی مجھے عبادت بے ریا یاد ہی ہر دم یاد مین حق کے رہتا ہون - یہی مجکو ارشاد ہے پہلوے چپ سے دم کو کھینچتا ہوا دماغ تک کلمۂ طیب کو زبان غیب سے ادا کرتا ہون اور دماغ سے دم اوتارتا ہوا پہلوے چپ تک اسما حضرات صوفیہ کے پڑھا کرتا ہون یہی طریق عبادت خاصان حق ہی اسی سے کشود اسرار مغلق ہی - کوئی کہتا ہی مردم حق بین کی نظر مین حال میرا آئینہ ہے میری آنکھون مین عالم غیب کا تماشا ہی خامۂ تار نظر سے صفحہ پر خارج کی کلمۂ طیب کو لکھا کرتا ہون زمرۂ اہل نظر مین داخل ہوا ہون - کوئی کہتا ہی مین یا ہو یا ہو دل سے

اوسکا جاری ہی کہ وہ نائب حضرتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی حق کا ہردم
باریاب ہے۔ کوئی کہتا ہی مین ثُمَّ اَنزَلَ کی آیت مدت پڑھا ہون برکت سے
اوسکے حضرت خضر علیہ السلام سے ملا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین ذکر روحی کیا ہون
کلمۂ طیب کو زبان بند کرکر روح سے پڑھتا ہون عالم ارواح کا تماشا نظر آتا ہی
جو زبان سے کہتا ہون وہ ہوجاتا ہے بارِ امانت جو حق تعالی نے سر پہ میرے
رکھا ہی مطلب اوسکا کون سمجھتا ہی مین بیان کرتا ہون بارِ امانت یک محبوب
چہاردہ سالہ ہے مقام اوسکا کنارِ دل کے ہے ناسوت کا سامنا باندھا کھڑا
ہی منہہ اوسکا جسدم ناسوت سی پھر جائیگا اور دل مین اوتر آئیگا چودہ طبق کا
حال افشا ہوگا عالم علوی اور سفلی کا روبرو آئینہ ہوگا۔ کسیکو خبر
نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے کسی کو خبر نہین کس لئے
آئے تھے کیا کر چلے۔ عمر تمام ہوئی ناکام ہوے ناحق دو دن
مین بدنام ہوے معلوم نہ ہوا آپ سے گذر کر آپ کو پانا کیا ہے معلوم
نہ ہوا جان سے انجان ہو کر جانِ جان ہوجانا کیا ہے ظاہر مین مشیخت مآب
صدر صدور رہے باطن مین مطلب سے کوسون دور رہے عدیم المثل نے پندرہ
برس تک انہین کی نکتہ قال کا عبارت حال رہا انہین کے معنی حال کا صورت
قال ہوا لیکن اوس نورالبصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش
جان سے کلام بے صوت وصدا سنا۔ پھر قدم ارادت اپنا

کوئی کہتا ہے نیند سے چونک کر سنو خیال اگر بجا ہے مین نے آنکھہ بند کر تصور
سے یا بدیع السمٰوات والارض ایک جگہہ پڑھا ہے مدت مین کمال نا تھہ آیا ہی
مجھے لوگون کے خواب مین جانا آتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے مین یا حیّ یا قیّوم کو دم
سے پڑھا ہون برسون تصور مین ان اسما کے رہا ہون برکت سے اوسکے مانند
جسم مثالی کے دم مین جہان چاہتا ہون وہان جاتا ہون بہر صورت ہر دیار
ہر مقام مین صورت اپنے لوگون کو بتلاتا ہون روے زمین کی سیر دم بھر مین
کرتا ہون بظاہر آنکھہ مین مردمون کے نہین بھرتا ہون آپ کو روح مجسم
پاتا ہون حجرے مین بند کر دو باہر نکل آتا ہون ۔ کوئی کہتا ہے مین اسم فتاح
کا کاسب ہون ماسوا اللہ کا جاذب ہون جسکی قلب پر متوجہ ہوکر دم کرونگا مدد سے
مقلب القلوب کے دلی مین ہو تو بیہوش کر دونگا ۔ کوئی کہتا ہے مین نے آفتاب کا
مدت تصور کیا ہے دھوپ مین دنون بیٹھا ہی میری نظر مین یہ تاثیر ہے
جسکی طرف گھورتا ہون گویا ہدف پر تیر ہے روبرو میرے کوئی آ نہین سکتا کوئی
با میری توجہ کا اوٹھا نہین سکتا ۔ کوئی کہتا ہے مین نے شیر تو اری سے دھوپ مین
تصور سورج کا کیا ہی چیتا میرا بر آیا ہی جناب حیدر کا مجھپر سایہ ہی مجھے شیر بنکر
بیٹھنا آتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے پانی کی بات دیکھو دریا محیط دن رات سے
نتیجہ اوسکا صاف ظہور پایا ہی مجھے پانی مین پانی ہو جانا آتا ہے ۔ کوئی کہتا
ہے روغن نہ کھاکر آب و نمک سے آپ کو بچاکر برسون یا قدیرُ یا بصیرُ

کوئی کہتا ہے پانی کا ماجرا کما ہی پانا ہے پانی محیط زمانہ ہے پانی سے حیات جہان ہے
پانی سے ثبات کون و مکان ہے پانی کی ماہیت پانی سے ہے نور البصر کی ذات پانی
ہے۔ کوئی کہتا ہے سب فسانہ ہے آدم گندم پر پروانہ ہے اوسکا بھوکا زمانہ ہے اوسی کیواسطے
آدم نے جنت چھوڑا ہے وہ نہو تو کفر ہے نہ اسلام ہے دل سا ہے نہ دل آرام ہے وہ ہی جان
عالم کا خلاصہ ہے وہی جانتا ہے جو دانا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے
سب وہم و خیال دھوکا ہے نطفہ تخم تہال دوسرا ہے وہی آفرینش کائنات کا مبدا ہے
وہ احدیت و وحدت کا خلاصہ ہے اوسی سے ہیجدہ ہزار عالم پیدا ہے وہی شان
جناب عشق کی ہویدا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے سب سوتے
ہین کون بیدار ہے محال یافت اسرار ہے آنکھین تو کھولو کیا نظر آتا ہے وہ کون
ہے جو خواب مین جاتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے آنکھین موند کر
دیکھو تو کیا نظر آتا ہے یعنی اندھیارا دکھلائی دیتا ہے اوس اندھیارے کو بغیر
چشم کے جو دیکھتا ہے اوسی کو دیکھتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی
کہتا ہے آنکھون کو اپنے خوب ملکر ہلانا پلکون کو اپنے اوٹھانا اوسمین جوت کی
جھلک نظر آتی ہے وہی شان نور البصر کی ہے کہ دیدہ مین سماتی ہے۔ کوئی کہتا ہے
سر بینی پر اپنے حق بینی سے نظر جمائے ایک مدت وہی تاک لگائے چند روز
مین بات بن آتی ہے جوت تارے سی نظر آتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔
کوئی کہتا ہے اوپر نظر کر کے درمیان دو ابرو کے ٹکٹکی باندھو چند روز تو تصور کرو

ڈبوتا ہے۔ نفس لوّامہ وہ ہی جو اوّل گناہ مین ڈالتا ہی پھر شرمندگی سے
توبہ کرکے روتا ہے۔ نفس مطمئنہ وہ ہے جو طمانیت رب سے اپنے لیتا ہے
نفس ملہمہ وہ ہی صفات ملکیّت اوسپر غالب ہو داد ملکیت دیتا رہے۔ کوئی
کہتا ہے مین فیض اقدس کا اور فیض مقدس کا خلاصہ جانتا ہون معنی اوسکے خوب
پہچانتا ہون فیض اقدس تجلی ذاتی ہے جو حضرت علم مین قرار دیتی ہی اعیان کے
تعین پیش از وجود کے فیض مقدس وہ ہے جو تجلیات اسما ہین جو اعیان کی
تعین خارج میں مطابق حضرت علم کے وجود دیتے ہین بود و نمود کے۔ کوئی کہتا ہی خدا
حاضر و ناظر ہے مین مردان غیب سے ملا ہون خدمت مین انکے رہا ہون تین سو
چھپن انسان ہین یہ سب عہدہ داران بارگاہ سبحان ہین۔ تین سو جو انسان ہین
ہوا و ہوس کے طریقے کو باطل کرتے رہتے ہین سالک اونکو ابطال کہتے ہین۔
دوسرے چالیس تن ہین کام اونکا جدا ہے اخلاق ضمیمہ کو اوصاف حمیدہ سے
تبدیل کرتے ہین عرف اونکا ابدال ہوا ہے۔ تیسرے سیاح سات انسان ہین
مامور ارادت سبحان ہین کہ دایما محو صفات ذات رحمان ہین حقیقت اونکی حقیقت
مین حق کے فنا ہی حق نے اونکو اپنے پاس سے مرتبہ تنزل دیا ہے ان ہفت انسان مین
جو پانچ تن ہین اوتاد انکا نام ہے اور تین شخص ہین کہ عرف اونکا غوث و اوتاد و
قطب مشہور عام ہے اور ایک انسان ہے کہ بواسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مستفیض حضرت وہاب سے ہے نام اوسکا قطب الاقطاب ہے قیامت تک فیض

تو آسمان عالم کو گھیرا ہوا ہے آسمان عالم کی نشو نما ہے آسمان محیط جہان ہی آسمان
سے بنا ہے انس و جان ہی آسمان نور البصر کی ذات ہی عالم تمام اوسیکی صفات ہی
کوئی کہتا ہی عقیدہ جملہ اہل تصوف کا باطل ہے حق کہتا ہون مجھے حقایق مین دستگاہ
کامل ہے آفتاب پرست ہون نشۂ مئی مشاہدۂ آفتاب سے مست ہون آفتاب کو
گھورتا رہتا ہون آفتاب کو مبدع کائنات سمجھتا ہون آفتاب سے جملہ معدنیات
نباتات حیوانات کا ظہور ہے آفتاب سے دیدۂ عالم پر نور ہے آفتاب نہو تو عالم
ظلمات ہی آفتاب سے کائنات کی کائنات ہی تحقیق خبر ہے آفتاب نور البصر ہے

کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے کسیکو خبر نہین

کس لیے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام ہوئے ناحق دو دن مین بدنام ہوے
معلوم نہوا آپ سے گذر کر آپ کو پا لیا ہی معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جان جان
ہو جانا کیا ہے ظاہر مین مشیخت مآب صدر صدور رہے باطن مین غفلت یاب مطلب
سے کوسون دور رہے عدیم المثل سنے پندرہ برس تک اونھین کے نکتۂ قال کا
عبارت حال ہا اور انھین کے معنی حال کا صورت قال ہوا لیکن اس نور البصر کو
منظور نظر کو چشم سر سے پھر بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت وصدا سنا
فہرست جریدۂ کمالات الحال مین تحریر ہے عنوان صحیفۂ نہایات الوصال مین تفسیر ہے
جب عدیم المثل کو چمنستان دنیا سے سرابستان عقبی سے ثمر مراد بدست نہوا
اور کہین تپا اوس گل ریاض معانی دانہ پایا ثمرۂ بے برگی کا بار نظر آنے لگا

یہانسی مصنف کا حال بیان ہی

کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہ لاشریک و یکتا ہے قدرت اوسکی عالم
مین ہویدا ہے ذات سے اپنے عرش پر جلوہ فرما ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو
دیکھا ہے وہ وحدہ لاشریک و یکتا ہے بغیر بدایت و نہایت کے ایک حال پر ہے عرش
سے فرش تک جملہ ذاتِ عالم اوسی کا گھر ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا
ہے وہ وحدہ لاشریک و یکتا ہے ذات اوسکی سراسر گنج نہان ہے قدرت کاملہ سے باطن مین
اپنے عیان ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہ لاشریک و
یکتا ہے عشق اوسکی ذات ہے عالم تمام صفات ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے
نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہ لاشریک و یکتا ہے روح اوسکی ذات مطلق ہے قالب
اوسکی صفت برحق ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہ
لاشریک و یکتا ہے عقل اوسکی ذات ہے حواس صفات ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر
کو دیکھا ہے وہ وحدہ لاشریک و یکتا ہے تن عنصری ہمارا اوسی کا وجود مطلق ہے جو
صورت عالم مین ہے اوسی کی صورت الحق ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ
وحدہ لاشریک و یکتا ہے آنکھ مین جو مردم ہے اوسکی تصویر ہے سوا اسکی سب جھوٹی
تقریر ہے۔ کوئی کہتا ہے ہوا کی کسکو پہچان ہے جو انفس رحمان ہے ہوا مین تمام
عالم بھرا ہے تمام عالم مین ہوا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے
خالی کی تمام خدائی ہے نور البصر کی ذات خالی ہے خالی شان یکتا ہے خالی مین تمام عالم بھرا
ہے۔ کوئی نوجوان کہتا ہے یا پیر ہے لڑکے کی صورت مین مین نور البصر کو دیکھا ہے

توانائی یقین و عرفان مین حاصل ہوتی ہے یہان سے قدم آگے بڑھاتا ہی رفتہ
رفتہ عالم ملکوت مین چلاجاتا ہے مین سُنے وہان کے ہر ہر ساکن سے جلیس
ہوا کلمات طیبات سے اونکے بہرہ ور ہوتا رہا کسی نے کہا ذات حق سبحانہ
تعالی کی عدیم المثل بے ہمتا ہے حلول و اتحاد کیف و کم عرض و جوہر ضد و ند سے
مبرا ہی داخل نہ خارج متصل نہ منفصل دوسرا ہی احاطہ سی فہم کی باہر اسقاط الاضافات
بے چون و چرا ہے خلقت کو ذات سی اوسکی ایسی معیت ہی جیسے اشکال کو موم کے
سات نسبت ہی جیسے ظروف کو گل سے رابطہ ہی اور خیالات کو دل سے واسطہ ہو
سیاہی سے جسطرح حروف عیان ہی دریا سے جسقدر موج روان ہے زبان سے
جس نہج پر سخن نمایان ہی ویسے خلقت ذات سے حق کے جلوہ کنان ہی یہان سمجھہ دار
کی موت ہے صوفیان خام کا مطلب فوت ہی جو موحد مبتدی مقام توحید مین قدم
رکھا ہی ہمہ منم کہتا ہی نزدیک اوسکے ذات وصفات و افعال و اسما ایک ہے قریب
ہی نہ بعید ہی بد ہے نہ نیک ہے جو موحد متوسط ہے ہمہ اوست کا دم مارتا ہی وہ
بھی غلط عظیم مین پڑا ہے حفظ مراتب سے وہ بھی دور ہے نظر مین اوسکی برابر ظلمت و
نور ہے نجاست و لطافت کو ایک جانتا ہے خیر و شر کو متحد پہچانتا ہے مجبوری
اور مختاری کا نزدیک اوسکی ایک ڈہنگ ہے تقدیر اور تدبیر ذہن مین اوسکی ہمرنگ
ہی جو موحد منتہی ہوا ہی غایت توحید کو پہنچا ہے ترقی حالت سی کمال وحدانیت سے
اوسکو مکاشفہ ہوا ہی مرتبہ نفی و اثبات کو حاصل کیا ہی فنا اور بقا کا معاملہ نظر آیا ہی جامع حقایق

ایک چاند سر پر نظر آتا ہی لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے
کوئی کہتا ہی شب ماہ مین بلندی پر آنئے سایہ سے نظر لڑائے پھر ہوئے آسمان
گردن اوٹھاتے ایک نور مجسم نظر آتا ہی لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہی تحقیق خبر ہی وہی نور البصر
ہی۔ کوئی کہتا ہی ہوش اپنا بجا رکہنا ہوا کی سمت نظر جمانا چوگان کی شکل موتیون کا خوشہ
دکھلائی دیتا ہی پھر یک لمحہ مین غائب ہوجاتا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی۔ کوئی
کہتا ہی حجرہ تاریک سنبھالئے بیٹھے گردن نہوڑائے قلب پر ٹکٹکی لگائے۔ وہان
اپنے تئین صاف بھلوائے بجلی کی صورت یک تجلی قلب پر غیب سے پیدا ہوتی
ہی اہل نظر کی عقل کھوتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہی نصف
شب کو اوٹھکر گوش و بینی مین انگشت رکھکر بیٹھنا رمز اصول صدا کو پاتا ہی کلام بے
صوت سے مارمار گویا زمانہ ہی تئین وضع سے صدائے مطلق آتی سے جان جہان سے تان
صورت بتلاتی ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہی بندہ زمرے مین
عارفون کے داخل ہے تکرار کا میرے عالم قایل ہے خارج مین نور البصر کا ظہور ہے
عیان ہر سو خارج مین اوسیکا نور ہے۔ کوئی کہتا ہی نا ج میری سب سے گفتگو ہی داخل
مین نور البصر کا جلوہ روبرو ہے۔ کوئی کہتا ہے مرتبہ تنزیہ کو مین نے پہچانا ہی آپ سے
خارج نور البصر کو مین نے نہین دیکھا ہی۔ کوئی کہتا ہی مین نے مقام تشبیہ کو پایا ہی
آپ ہی خارج جلوہ نور البصر کا دیکھا ہی۔ کوئی کہتا ہے عقیدہ تمام عالم کا صریح وہم
گمان ہی میری سمجھہ کے روبرو عالم جاہل سے ہے عارف نادان ہی۔ بدیع کی قسم دیکھو

خار ظلمت ہی گل نور ہے ایسا ہی ذات او تعالیٰ شانہ کی بینایات ہی عالم نباتات سے
ظہور صفت اوسکا جو شجر ہی وہ وجود آدمی ہی ساخ و برگ حواس ظاہری و باطنی ہی
گل و ثمار افعال خیر او صاف حمیدہ ہی پوست و خار افعال شر اخلاق ذمیمہ ہی ظہور
اِن سب کا بجز ذات کے محال ہے لیکن جو صاحب کمال ہے وہی جانتا ہی پھول
سے کنایہ ہدایت و راحت و منفعت ہی خار سے اشارہ ضلالت و محنت و مضرت سے
پھول اطاعت امر الٰہی ہے خار عصیان نواہی ہی پھول حقیقت انسان ہی خار سیرت
شیطان ہی پھول لطافت ہی خار نجاست ہی پھول روشنی ہی خار تاریکی ہی خار
دوری ہے پھول نزدیکی ہی۔ کماقال اللّٰہ تعالیٰ وَیَستَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ
وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی
الْاَحْیَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ عاقل کو اشارہ کافی ہی غافل کو دم واپسین تک
جھگڑا باقی ہی کسی نے کہا حقیقت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مشترک درمیان عبودیت و ربوبیت کی ہی آئینہ ما بین وجود مطلق اوصاف
بشریت کی ہی اگر ذات پاک کو منسوب الٰہیت سے کریں حق ہی اگر موصوف اوصاف
بشریت سے کریں راست مطلق ہی کیونکہ ذات پاک آپکی جامع ذات وصفات و
اسمائے الٰہی ہی منبع اعتبارات کیانی ہی آپ ہی کا ظہور واسطہ وجود و عدم کا ہوا آپ
ہی کے ذات سے رابطہ حدوث و قدم نے پایا مرتبہ غیب مین ذات آپکی منیب و حاکم
و فاعل ہے مقام شہود مین شان آپکی بنیابت کی حامل ہی آپ ہی کی شان تجلّی اول

شگوفہ ہوا خواہونکے خار جانکر بہ روش سے قدم ارادت اپنا یافتِ اسرار قدم مین
آگے بڑھایا مراقبہ صوری نے روبرو سر جھکا ملاقی ہوا کہا ای عدیم المثل
سنو تو یک حکایت ہے عجیب و غریب روایت سے ہے مین نے ایکدن کلبہ احزان
جہان سے فضائے دلکشائے فہم مین جو چلا گیا دیکھا تو عجیب و غریب بستی ہے خلقت
کثرت سے بستی ہے مین نے اسم اوسکا باشندون سے استفسار کیا ہر ایک نے نام
اوس نواح کا علیحدہ تبلایا۔ کسی نے کہا **ناسوت** اسکا نام ہے کسی نے کہا
اس بستی کا عرف عالم **اجسام** ہے۔ کسی نے کہا اسکو عالم **مجاز** کہتے ہین۔
کسی نے کہا اوسکو مقام **کثرت** کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اوسکو مقام تسیر
کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اوسکو عالم **شہادت** کہتے ہین۔ کسی نے کہا
ہم نے اوسکو عالم **محسوس** پکارا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اوسکو مقام
دانش کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم اوس جگہہ کو **دنیا** جانتے ہین کسی نے کہا ہم اس
سرزمین کو عالم **عیان** پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا اوسکو عالم **بیداری**
کہتے ہین کسی نے کہا ہم اسکو عالم **جوارح** کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا
ہم اسکو عالم **ملک** کہا کرتے ہین کسی نے کہا ہم اسکو مزرعۃ الآخرۃ پکارا
کرتے ہین۔ کسی نے کہا یہ عالم **امتیاز** ہے۔ کسی نے کہا یہ مقام **نیاز** ہے
باشندہ یہان کا جو پرہیز نواہی سے دوائے دردِ شرک و معصیت سمجھہ کر
کرتا ہے اور تابع امر الٰہی کا معجون شفائے ضعف ایمان و ایقان جانکر ہوا ہے

پھر بمصداق نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي کی روح کو اوسمین داخل کیا نام میرا انسان
رکھا جب مین نے حد بلوغت کو پہنچا حق نے ذہن رسا عطا کیا آپ کو مین نے
سراپا آئینہ اوصاف ذات وصفات واسما پایا تفصیل پر جب نظر پڑی اصول
کو جانے ندیا زبان کو مظہر کلیم کہا گوش کو مظہر سمیع کا جانا دیدہ کو مظہر بصیر کا
دیکھا جسم کو مظہر قدیر کا پہچانا دلکو مظہر علیم کا پایا فعل کو مظہر مرید کا سمجھا جان کو مظہر
حی کا جانا آسمان کو سمجھا بدیع کا ظہور ہے زمین کو پایا عدل کی مظہر ضرور ہے خلقت
میری ظہور خالق ہے اکل وشرب میرا ظہور رازق ہے سخاوت میری معطی کا ظہور ہے
بخل میرا قابض کا مصدر مشہور ہے عداوت میری ظہور قہار ہے انست میری ودود کا
اظہار ہے مجھہ سے جو نجاست دور ہوتی ہے دافع کا ظہور ضرور ہے مجھہ
مین جو طہارت ہے طاہر کا ظہور ہے مین جو نفع رسا ہون نافع کا ظہور ہوا ہے مین نقصان
پذیر ہون ظہور ضار کا ہے مجھہ مین جو عزت ہے عزیز کا ظہور جانا جب ذلت ہوئی
خافض کا ظہور سمجھا جہل کو اپنے مُضل کا ظہور پایا ہدایت کو ہادی کا ظہور سمجھا
جب خیال وقیاس وفکر وحواس سے دلین اپنی صنعتین گوناگون دیکھیں صانع کا
ظہور سمجھہ مین آیا جب عیش ونشاط لذات وراحتین بوقلمون پائین باسط کا ظہور
نظر مین آیا منہہ پر کہتا ہون شان میری صورت آئینہ ہے ظہور اسما وصفات وذات
مجھہ مین ہر آئینہ ہے مین جو کہتا ہون موجود کا ظہور ہے عاقل کو اشارہ بس ہے تطویل کلام
نامنظور ہے کسی نے کہا فرمایا خواجہ حسن بصری نے خلاصہ تمام علم سماوی

ومعرفت علم اللہ ناظر تجلیات نامکرر ہوا ہے قرآن مجید احادیث حمیدہ کے موافق اوسکا
عقیدہ ہے صوفیان عظام مشائخان کرام کی روشن کا پیرو رہتا ہے سمجھتا ہے ذات
اوسکی عین صفات نہ غیر صفات ہے صفات اوسکی غیر ذات نہ عین ذات ہے صفت
اوسکی عین اسم نہ غیر اسم مقرر ہے اسم اوسکا نہ عین مظہر نہ غیر مظہر ہے جانتا ہے کہ جو
ذات منقطع الاشارات اسقاط الاضافات محض مطلق ہے ظہور اوسکی صفات و
اسما کا خلقت برحق ہے جیسی خالق اوسکا نام ہے مخلوق مظہر اسم و صفات و ذات
خالق لاکلام ہے جیسے قہار اوسکا نام ہے مقہور مظہر اسم و صفات و ذات قہار
علی الدوام ہے پس مظہر صفت معز اوسکی عزیزان ہین مظہر صفت غفاری اوسکی
مغفوران ہین مظہر صفت جلالت اوسکی کافران و منافقان و اہل بدعت و مشرکان
ہین مظہر صفت ہدایت اوسکی انبیا و اولیا و شہیدان و عالمان و عارفان ہین جیسی
پانی نے چاہا کہ لذت رنگ برنگ کی ذات سے اپنی عیان ہو شقایق و ریاحین
و گلستان و نسرین جلوہ کنان ہو پس پانی تمام نباتات مین روان ہوا ظہور قدرت
منشأ آب عیان ہوا شجر و شاخ و گل و اثمار کا ظہور ہوا شہرہ لذات اثمار کا اور
گلون کی رنگ و بو کا نزدیک و دور ہوا پس مظہر آب نباتات ہے مظہر نباتات
شاخ و برگ و ادات ہے مظہر شاخ و برگ گل و اثمار ہے اور پوست و خار ہے آب
اصل ہے فرع تمام ہے کامل وہ ہی لاکلام ہے جو فرق درمیان لذت اثمار اور مضرت خار جانے
امتیاز مابین نیشکر اور زہر ہلاہل کیا کرے ہرچند دونون کا پانی سے ظہور ہے

فار

آدم نور دیدهٔ وجود عالم ہی عالم ظہور پرتو وجود آدم ہی آدم کی شان مین حق نے
فرمایا ہی حدیث قدسی یا آدم خلقت الاشیاء لک وخلقتک لی
آدم نے خطاب حق سے پایا ہی حدیث لا یسعنی فی الارض ولا سمائی
ولکن یسعنی فی القلب العبد المومن التقی النقی آدم کا وصف حضرت
نے کیا ہی حدیث قلب المومن اکبر من العرش واوسع من الکرسی
وافضل من ما خلق الله تعالی جس نے آدم کو دیدهٔ دل سے دیکھا ہے
اوس نے جمال ذوالجلال کو دیکھا ہی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قلب المومن
مرأت الرب کسی نے کہا فرمایا خواجه امین الدین ابوہبیرة
البصری نے بات سمجھنے کی ہی جب تک آدمی بھول مین ہی عالم حق مین اوسکی گنج مخفی ہی
جسدم آپ کو سمجھے گا ایک جہان وسیع نظر آئیگا جہان عرش فرش پا انداز ہے
ناز عین نیاز ہی موت عین حیات ہی صفات عین ذات ہی فراق عین وصال ہی
پردہ عین جمال ہی کسی نے کہا فرمایا خواجه ممشاد علوی دینوری
نے آدم کی شہرگ سے نزدیک سوا آدم کے دوسرا کوئی نہین ہے دوسرا این اس
سے لطیف تر لطیفه کوئی نہین ہے ونحن اقرب الیه من حبل الورید
کی یہی تفسیر ہے باقی وقت ضایع کرنے کی تقریر ہے۔ کسی کہا فرمایا خواجه
شمس الدین ابو الاسحاق چشتی نے سیر الی الله وہ ہی جو ذرات
عالم مین شان حق کی مشاہده کرنا حجاب ماسوا کو دور کرکے نتایج اسرار مطلق کا

وتعین اول عقل کل نفس کل قلم اعلی ہے آپ ہی کی شان روح مطلق دل مطلق
جسم مطلق حد فاصل برزخ کبری ہے محقق چہار اعتبارات سے وجود وعلم نور شہود
ہین آپ ہی کو منصف جانتے ہین آپ ہی کو آمر ومامور اور خلاصہ انسانی پہچانتے
ہین اسیواسطے جب آپ پر آثار عبودیت کا غلبہ ہوتا اوسوقت جو کلام معجز نظام
فرماتے سمجھتے اوسکو یہ حدیث شریف ہے تعلیم امت ضعیف ہے اور جب انوار
ربوبیت کا غلبہ ہوتا اوسدم جو کچھہ فرماتے جانتے اوسکو بیشک یہ کلام حق ہے
ظہور نتائج اسرار مطلق ہے مابین اسرار عبودیت کے اور انوار ربوبیت کے بوقت
علمیہ کی صورت ہے وہ جبرئیل کی حقیقت ہے وہی ایک سخن قدس کو کسی نے کہا یہ
کلام عرب ہے کسی نے کہا یہ پیام رب ہے مطلب کی بات کسی کی سمجھہ مین نہ آئی احمد
واحد کی رمز کسی نے نپائی مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کی شرح یہہ مختصر ہے
اَنَا بَشَرٌ مِّنَ الْبَشَرِ ہی کی تفسیر معتبر ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کسی نے کہا
اسرار تصوف کسیکو معلوم کب ہے جناب مظہر العجائب علی ابن ابیطالب
نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا یہ مطلب ہے جسنے
آپکو سمجھا خداکو پایا آپ کو دیکھا خداکو دیکھا جانتا ہون شان میہ ہی سراسر نیست
نابود ہے ظہور ذات وصفات وسماعت مجھہ مین موجود ہے اول مجھکو حق نے صورت
نطفہ پیدا کیا پھر علقہ او مضغہ بنایا اوسپر لباس استخوان اور گوشت کا پہنایا

حق کے سمائے آپ مین کبھی بھول کے نہ آئے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ خواجگان
خواجہ معین الملۃ والدین سنجری چشتی نے مقام جمع الجمع وہ ہی جو عالم کو ظہور
اسماء وصفات حق جانا کرے مصنوعات مین صانع کو دیکھا کرے آنکھون کو
تجلیات کے مشاہدہ سے پر نور کرتا رہے اضافات ماسوا کو دور کرتا رہے
کفر کو جلال کا ظہور سمجھے اسلام کو جمال کا نور سمجھے ظہور اسم ہادی کا جو ہدایت
ہی پیرو نما کرے پرتو مضل سے جو ضلالت ہی آپ کو دور رکھا کرے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مقام وجودیہ
وہ ہی جو عارف وجود عالم کو ایک وجود مطلق جانے سوائے ذات حق کی دوسرا
مین دوسرے کی بود نمانے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ شیخ فرید الدین
شکر گنج چشتی نے مقام شہودیہ وہ ہی جو ذات عالم کو آئینہ خانہ جانے
حرکات و سکنات عالم کو عکس وجود حق پہچانے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
نظام الدین محبوب الحق چشتی نے زمرہ مین ارباب صفا کے وہ
شخص صوفی ہی جسکی دماغ جان تک بوئی نشہ ہستی یکدست نہ پہنچی ہے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ سراج الدین اخی چشتی نے۔ انتشار ازہی
مقام احدیت سے بے تمیزی وحدت امتیاز ہے جو کچھ امتیاز مین تا ہی تمام اوسکا
واحدیت کہلاتا ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ حمید الدین چشتی نے
تعلقات ہستی سے دور رہنے کی یہی صورت ہی جو تعلق ہو اوسے تعلقات

وارضی کا ایک بات ہی باقی تاویل وحکایات ہے، جو خطاے عظیم کہ انسان سی
صدور ہو گناہ صغیرہ ہے آپ کو نہ پہچانا گناہ کبیرہ ہے۔ کسی نے کہا فرمایا
عبدالواحد بن زید نے پردہ کی بات ہی در پردہ گھات ہی مابین عبد و رب کے
جو حائل پڑا ہے جس سے عبد کو رب سے فراق حاصل ہوا ہی وہ پردہ محض اسم بی مسمی
ہی صورت مین آب ہے معنی سراب کا نقشہ ہی یہ لطیفہ بہت باریک تر ہی ایسی
جو نہ سمجھی تقدیر کی چکر ہے۔ کسی نے کہا فرمایا فضیل بن عیاض نے
علامت شناخت ابلیس ہی جو بظاہر عابد متقی کا سب شاغل ہو علم سماوی
وارضی پڑھکر فاضل ہو تارک الدنیا ہو موصوف افعال خجستہ ہو لیکن آدم کو فقط
مٹی کا پتلا سمجھے اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ کا مطلب بناوے صورتین معروف
باوصاف جمیل ہی معنی مین راندہ درگاہ رب جلیل ہے ہر چند ظاہر مین انسان
ہی باطن مین وہ شیطان ہی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابراہیم ادہم نے آدم کو ملایک نے سجدہ
اسلئے کیا ہی وہ اسم پڑھا کرتے ہین یہ مسمی کو دیکھا کرتا ہی ملائک کی غذا اور زیست
تسبیح و تہلیل سے ہے اگر ذرا زبان مین لکنت ہو موت ہی انسان کی غذا اور زیست
مشاہدہ ہی اگر ذرہ پلک جھپکی فوت سے ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ حذیفہ
المرعشی نے غلط ہی جو کہتے ہین عالم سے آدم پیدا ہوا ہی سوچو تو آدم سے ہر دم
عالم نیا پیدا ہوتا ہے آدم دریا ہے عالم حباب ہے آدم آب ہے عالم سراب ہی

آدم

۹۰ یہ جملہ کلام موافق قول ارباب حقیقت کے ہے کہ پاس ادب اوسکا انسان پر لازم ہے معرفت حق حاصل کرنے کے پردہ کو اپنے آئینہ جمال ذوالجلال بناوے اور باقی حقیقت ... ۱۲

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف اونکا عقیدہ ہی عاشق کو
نافرمانی سے کیا علاقہ ہے موحد بھی کہین دوسرے کو موجود جانتا ہی موحد کو
دوسرا کب نظر آتا ہے موحد وہ ہے جسکو ہر شان مین رب نظر آتا ہے یہ نہ
سمجھا کہ لعنت سے کنایہ بُعدیت کا ہی عاشق کو دوری کب گوارا ہی رحمت سے
اشارہ قرب کا ہے عاشق قرب کے لئے جان دیتا ہے جیسے پتھر مارنے سے
مراد دور چلانا ہے پھول پھینکنے سے مراد نزدیک بلانا ہے - ہرچند پھول
اور پتھر کی زد معشوق کے ہاتھ سے ہی لیکن یہان تامل وانصاف طلب ارباب
اشارات سے ہے - کسی نے کہا فرمایا خواجہ داود چشتی نے اگر کسیکو عبادت
ادعیہ واسما واذکار سے ریاضات ومجاہدات وافکار سے سیر ہفت آسمان وزمین
عرش وکرسی لوح وقلم بہشت ودوزخ میسر ہو اور حکم اوسکا عالم جمادات ونباتات
وحیوانات پر روان اکثر ہو محض بیفائدہ ہے سیر بیہودہ ہی اوسکو مطلق
اعتبار نہین ہے جو چیز کہ اللہ نے پیدا کی ہر ایکدن فنا ہی قیام اوسکو نہا نہین ہے
محققون نے اوسکو عالم صغریٰ کہا ہی کہ یہ عین مطلوب نہین ماسوا ہی - کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلدُّنیا حَرَامٌ عَلیٰ اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ
وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلیٰ اَھْلِ الدُّنیا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلیٰ اَھْلِ اللّٰہِ
قَالَ النّبِی علیہ الصلوٰۃ والسلام ما شغلک عن اللہ فھو صنمک
قولہ حسنات الابرار سیئات المقربین مرد کامل وہ ہی جو زور مجاہدہ

معائینہ کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابو احمد ابدال چشتی نے
سیر فی اللہ وہ ہی جو شان مین حق کی ذرّات عالم کا معائینہ کرنا وجود حق مین وجود
عالم کو پایا کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ نصیر الدین ابو محمد چشتی نے
قرب نوافل وہ ہی جو حقیقت بندے کی آلہ کے مقابل ہووے حق اوسکا فاعل ہووے
یعنے حقیقت بندے کی فانی صورت نی ہووے باقی ذات حق کی نائی ہووے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ ناصح الدین یوسف چشتی نے قرب فرایض
وہ ہی جو فاعل بندہ ہو جاوے حق اوسکا آلہ ہو جاوے یہہ مرتبہ محبوبیت کا ہی کب
کسی کی سمجھہ مین آتا ہی بوقت وصال کے کبھی ایسا ہی ہوتا ہے جو محبوب عاشق ہو جاتا
ہی عاشق معشوق آپکو پاتا ہی یہ نازو نیاز کی تکرار ہی یہ حسن و عشق کا اسرار ہے
وہی جانتا ہے جو واصل ہے جسکو مرتبۂ قدس و سلام حاصل ہے۔ کسی نے کہا
فرمایا خواجہ قطب الدین مودود چشتی نے مقام صحوہ وہ ہی جو عارف
بظاہر ماسوا سے اشتغال رہے باطن مین حق سے واصل رہی صورت مین خلقت کو دیکھا
کرے معنی مین حق کا معائینہ کرے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ شریف الدین
زندانی چشتی نے مقام سکر وہ ہی جو عارف ظاہر و باطن محو ذات مطلق رہی
ہستی موہوم بشری فنا ہو باقی حق رہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
عثمان ہارونی چشتی نے مقام جمع وہ ہے جو اسما صفات سے
نظر اوٹھہ جائے حجاب تعیناتی اعیانی و اعتبارات کیانی پیش نہ آئے ذات مین

اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خلیفہ فرمایا ہی اوسی کو خطاب خَمَّرتُہا اَلانسانُ کا ہواہے اوسی کیطرف مُخْلَقَۃٍ الْاَعرف کا اشارہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کا اسی کی بود و نمود پر کنایہ ہی مظہر ذات وصفات الٰہی یہی ہے مصدر جلوۂ اسرار نامتناہی یہی ہی یہی آئینہ شان یزدان ہی اسی مین صورت حسن وعشق کی نمایان ہی اسی کے عشق کا نام شغل عشق مجازی ہی یہی زینۂ بام عشق حقیقی ہی اسکو جسنے پایا اوسنے حق کو پایا ہی اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ کا یہی خلاصہ ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ محمد للّٰہنوی چشتی نے موحد عام وہ ہے جو علم الیقین اوسکو کامل ہو مشاہدۂ انوار صفات اللّٰہ اوسکو حاصل ہو اور موحد خاص وہ ہے جو مرتبہ عین الیقین حاصل کیا ہو اسرار ذات الٰہی جلوۂ تجلیات نامتناہی کا اوسکو مکاشفہ ہو اور موحد خاص الخاص وہ ہی جو حق الیقین کو پایا ہو عاجزی وضعیفی یافت کنہ ذاتِ حق مین اوسکو پیدا ہوا اسلئے کہ بجز موت کے وصال حق محال ہی عبد کی موت کا نام رب کا وصال ہی مَنْ کَانَ یَرْجُوا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ کا یہی اشارہ ہی وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ کا یہی خلاصہ ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ کریم سلونی چشتی نے انسان کامل وہ ہی جو بیداری اوسکی معاینہ حق ہو خواب اوسکا استغراق مکاشفہ اسرار مطلق ہو خموشی اوسکی فکر ہو گویائی اوسکی ذکر ہو غذا اوسکی نظارہ آثار بوارقِ لمعاتِ جمالِ الٰہی ہو متاع اوسکی ذوق تجلیات گوناگون

ماسوا اللہ بجانے کیا اچھی حکمت ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ جمال الدین
سجاوندی چشتی نے عبد کو عبدیت رب سے غایت قرب کی حاصل ہے وہی
جانتا ہی جو انسان کامل ہی جیسی سُرمہ جب تک میل پر ہی عیان نظر آتا ہی جب
آنکھہ مین پہنایا جائے کہان نظر آتا ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ انیس الدین
کرمانی چشتی نے جسکو حیات کہتے ہین وہ موت ہی جس سے یافت حق کا
مطلب فوت ہی مراد موت سی صفت حیوانیت سے گذر جانا ہے کنایہ مرکر
زندہ ہونے سے بقا حق کی بقا سے پاتا ہے اشارہ حشر سے نہ نگا بہ تجلیات
گوناگون کا دیکھنا ہے وہی جانتا ہے جو عارف دم مشاہدہ مرکر جیتا ہی
کسی نے کہا فرمایا خواجہ شریف الدین ہانسوی چشتی نے
علامت بینائی کی نابینائی نہ ہے معرفت شناسائی کی ناشناسی ہی دیدہ جسکا
وقت مشاہدہ کے عین مشاہدہ مین مشاہدے سے باز رہا سمجھنے کی بات
ہی وہی موحد ہی در وازہ اوسپر توحید کا ابداً باز رہا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
یوسف بری چشتی نے بعض عارف جو کہتے ہین ابلیس بڑا
عاشق صادق تھا جو سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ نکیا بار لعنت کا سر پر
اوٹھالیا بیشک عاشق موحد بے مثل و یکتا تھا جو کہا رحمت بھی تیری ہی
لعنت بھی تیری ہی جس سے خلقت بھاگتی ہی وہ مجکو قبول ہے جسمین تیری رضا
اوسمین میرا مطلب حصول ہی جاننا چاہیے کہ سراسر فہم مین اوسکے خطا ہی

ط واضح ہو کہ موحد کو اپنا نفی توحید بھی ترک کرنا چاہیے یعنی ایک دیکھنے کا ایک دیکھنا فراموش کرے یعنی ایک ہو جاوے تب توحید کا حق ہے ۱۲ منہ

نظر آتا ہی جو دیدہ آدم عالم مین عنقا ہے سنو تو عجیب و غریب لطیفہ ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا خلاصہ ہی دماغ کو اپنے سراسر عرش جانتا ہون کرسی کو کلاہ پاتا ہون لوح میری زبان لاریب ہے قلم میری لسان غیب ہے۔ آسمان اول گردن ہے آسمان دوم ذقن ہی آسمان سوم میرا دہان ہی بینی چہارم آسمان ہے آسمان پنجم دیدہ ہی آسمان ششم ناصیہ ہی آسمان ہفتم کام ہے جنت عیش و آرام ہی دوزخ رنج و آزار ہی پلصراط دم کا تار ہے میزان اندیشۂ خیر و شر کا مشہور ہے رعد صدا اپر شور ہی نگاہ برق ہی اوس مین کیا فرق ہی زحل دل مشتری کلیجہ مریخ پھوکنا آفتاب تلی زہرہ پتا ہی عطارد پردۂ دماغ قمر حس مشترک برجا ہی حمل کان ثور حلق جوزہ ہاتھ سرطان پستان ہی اسد معدہ سنبلہ انتڑیان میزان ناف عقرب نفس قوس ہر وجدی شانہ حوت مچھلی دلو کف دست دیکھو تو عیان ہی زمین اول سینہ ہی زمین دوم شکم میرا ہی زمین سوم میری کمر ہے زمین چہارم ران سراسر ہی زمین پنجم گھٹنہ میرا ہی زمین ششم ساق ہویدا ہی زمین ہفتم قدم ہی گاؤ خرمن مہم سے پاؤن امید پانی ہی۔ دریافت ماہی ہی خواب و بیداری موت و حیات ہین استخوان جبال ہین نباتات بال ہین جو رگین ہین وہ نہرین ہین فرشتہ قوا اس عبادت انفاس ہین اندیشہ و قیاس ہین جو سیم بارش اور گرما سرما ہی وہ میری طفلگی و جوانی و ضعیفی کا سامنا ہی ہیجدہ ہزار عالم خیالات گوناگون ہین تصورات بوقلمون ہین بندہ مین ہین جو کہتا ہے وہ ذات کا منشا ہی۔ ہین مصنف نسخہ سراپا عالم ہون ہین ہی مصور تصویر روح قالب آدم ہون جس نے

سے ذوق مشاہدہ سے علم اللہ معرفت حقایق و معاینہ تجلیات حاصل کرے
سیر روحانیت و رحمانیت مین محظوظ رہے کلام بے صوت و صدا سماعت
کرے مقام لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ کا مقیم ہوا کرے اِسکو سیر عالم کبریٰ کہتے ہین جو فضلہ خوار بادۂ طہور
ساقی کوثر ہین سُکر مین اوسکے مدہوش رہتے ہین - کسی نے کہا فرمایا
خواجہ دانیال پارسا چشتی نے شربت تصوف جو جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اپنی امت کے طیار کیا ہے جسکے پینے سے غم
دنیا و عقبیٰ فراموش ہوتا ہے ابلیس نے اوسمین حنظل خلاف عقائد شرع شریف
شریک کیا ہے حقایق مین آمیز اکثر مسئلہ فلاسفہ ہے جس سے حفظ مراتب نوبت
سے صوفی خام کے اُٹھہ جاتا ہے جو کہتا ہے شریعت اور ہے طریقت اور ہے
خلوص و تسلیم و رضا اوسکو حاصل نہین ہے اور حقوق فرایض و سنن و نوافل کا
قائل نہین ہے - اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا يَمْشِي فِي الْبَحْرِ وَيَطِيرُ فِي الْهَوَاءِ
وَيَتْرُكُ فَرْضًا مِنَ الْفَرَائِضِ أَوْ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ فَهُوَ
مَلْعُونٌ - کسی نے کہا فرمایا خواجہ بایزید متوکل چشتی نے
مراد عشق مجازی سے یہ ہے کہ انسان شاہد روح پر شیدا ہو حسن پر روح کے آشفتہ
ہو کہ حسن اوسکا حسن حور و ملک و پری سے دوبالا ہے شان مین اوسکی حق تعالیٰ نے

الی

بال برابر اوسکو مقام سلام و قدس مین محمود و مغفور مین راستہ نہین ملتاہی فنا
اسمین یہہ ہے جو الہام و وسوسہ مین فرق بتانے تجلیات شیطانی رحمانی کو ایک پہچانے
یہ مرتبہ اوسوقت حاصل ہو جب شیخ کامل ہو مرید عامل ہو فضل حق سبحانہ تعالی شامل
ہو عدیم المثل سے دور رہا اوسیکے خرمن حال کا خوشہ چین رہا
اوسیکے عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوے وصال نور البصر مین پائی نظر ایک
مقام پر نہ ٹھہرا آگے بڑھا مشاہدۂ قلبی نے دل ملا کر کہا ای عدیم المثل سنو تو دل
کی بات بولتا ہون سمجھو تو اسرار سبعہ صفات کھولتا ہون مین نے یکساعت
بیٹھی بیٹھی مقام ناسوت سے نکلکر جو چلا آنکھ بند کرتے ہی ایک صحرائے دلکشا مجھہ کو نظر
آیا باشندون سے اس سرحد کا نام پوچھا ہر ایک نے نام اوسکا متفرق
بتلایا۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم ملکوت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم غیب
کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم مثال جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو
عالم دل دل سے پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم امر جانا کرتے ہین۔
کسی نے کہا ہم اسکو طریقت کہا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم جامع عالم
اجسام عالم ارواح پہچانا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم معقول جانا ہی
کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم باطن کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم خواب
سمجھا ہی۔ کسی نے کہا یہان جسکو تزکیۂ نفس تصفیۂ قلب تجلیۂ روح حاصل ہو
یہان کی سیر دیکھنے کے قابل ہو مرتبہ دوبالا ہو جبروت مین جانا ہو۔ کسی نے کہا

ونتایج اسرارِ حقایق نامتناہی ہو۔کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ عطا چشتی نے
حالت استغراق دو رنگ پر ہی غلبہ شوق سے یا مشاہدہ کی ڈھنگ پر ہی اگر غلبہ شوق سی ہو مبتدی
ہی اگر غلبہ مشاہدہ سی ہو منتہی ہی کیونکہ شوق نشان دوری ہے مشاہدہ علامت حضوری ہے استغراق
شوق بے معرفت وعلم اللہ سے خیالات فاسدہ واوہام باطلہ پیدا ہوتے ہین کہ مخالف شرع شریف
اوسکا نتیجہ ہے استغراق مشاہدے سی علم اللہ و ذوق طاعت وتسلیم ورضا پیدا ہوتے ہین کہ
عبادت وانقیاد امر الہی واجتناب نواہی نتیجہ اوسکا ہی۔کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ
اشرف المشرف چشتی نے بار امانت جو آدم نے سر پر اپنے اوٹھایا ہی وہ سرّ انا ہی
اسلئے ہر فرد بشر کو انانیت کا دعوی ہی جو ہر یک کی زبان سے لفظ مین کا نکلتا ہی لیکن یہان تامل
ہی کہ لفظ انا کا ایک ہی افراط وتفریط اضافت ما وشما کی جو مغایرت ہی اوسمین بد ہے اگر حجاب
تعینات موہومہ جو غلبہ وفور کثرت سی پیدا ہوتے ہین اوٹھ جاوے جملہ وجود کو ایک وجود یاوے
وہ انا خاص صمدی احد ہے آگے اوسکے جملہ دلیل باطل ہے تکرار لاحاصل ہے۔کسی نے کہا
فرمایا خواجہ پیر شاہ اقدس مقدس چشتی نی زہد بغیر علم کے نقصان ایمان ہے
علم بے معرفت کے قالب بیجان ہی معرفت بغیر مکاشفہ کے بے مغز بادام ہی مکاشفہ
بغیر خود فراموشی کے حرام بادام ہی یہ نکتہ خلاصۂ معرفت وایقان ہی نتیجۂ عرفان
فراموشی عرفان سے ہے کفر یافت توحید ہی توحید نسیانی توحید ہی فرض ذوق مشاہدہ
شاہد معنی مین آپ سے گذر جانا ہی سنت اظہار اسرار شاہد معنی کے لئے بہر صورت آپ مین
آنا ہی کسی نے کہا فرمایا خواجہ شاہ شجاع الحق الحقانی چشتی نے جو یندہ خدا ہر کہین

اوتاریا فصل مین گر کے نقشہ وصل کا جمادیا کوئی پابند امید ہی نہ بیم ہی تسبیح اون کی
یا علیم یا علیم ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات
اونکے فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان
قدرت پایا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہی نہ کان ہی علم ہی نہ زبان ہے
ارادت کا نشان ہی نہ حیات کا گمان ہی لیکن قدرت ایسی رکھتے ہین کہ ہر سانس
مین کئی عالم ایجاد کرتے ہین ہر دم مین کئی عالم ایسے برباد کرتے ہین کبھی فرش زمین
پر عرش دکھلاتے ہین کبھی عرش کا زمین پر فرش بچھاتے ہین کبھی تہ زمین کو بالائی
عرش دکھلاتے ہین کبھی بے وجود ہو کر عالم کو وجود مین لے آتے ہین
کبھی عالم کو بے بود کر کر آپ وجود پاتے ہین جنت اونھین کے نشان فیض حسن
قدم کا مقام ہے دوزخ انکی شرارت سوز عشق کا نام ہی صراط اونکے گلی کی راہ ہے
حشر اونکا عرصۂ جلوہ گاہ ہی حرکات عالم حرکات کے اوستاد ہین سکنات عالم سکنات
کی بنیاد ہین ہر ایک معنی مین بادشاہ ہی صورت مین فقیر ہے تسبیح انکی یا قدیر
یا قدیر ہے مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات
انکی فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان ارادت نظر آیا باشندونکو
وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہی نہ کان ہی قدرت ہی نہ علم کا نشان ہے نہ زبان ہے
نہ حیات کا گمان ہی لیکن ارادہ ایسا ہے جو چاہے سو وہ ہوتا ہی پانی سی آگ کو
ہویدا کرتے ہین ہوا کو خاک سے پیدا کرتے ہین آب و خاک و باد و نار کو باہم کرتے ہین

مجھکو سمجھا اوسنے خدا کو پایا مجھہ سے نہ ملکر لوگ دیر مین سرگردان ہین مجھہ سے
نہ ملکر لوگ حرم مین حیران ہین مین ہی حدیقۂ خواب وخیال ہون مین ہی میکدۂ
جلال وجمال ہون مین ہی نام ونشان عالم غیب وشہادت ہون مین ہی آئینۂ معنی
وصورت ہون کثرت میری جلوت کا نام ہی وحدت میری خلوت لاکلام ہی عالم خموشی
میری ذات ہی خدائی میری بات ہی - کسی نے کہا فرمایا خواجہ **شاہ اکبر علی حسینی**
چشتی قادری نے شریعت وہ ہے جو انکار نواہی سے اور تابع ہونا
امر الٰہی کا ہی اگر کسیکو اسمین بال برابر فساد واقع طریقت مین اوسکو بال برابر
راستہ نہین ملتا ہی فساد اوسمین بدکرداری عجب وپنداری ہی کذب وغیبت اخلاق
ذمیمہ ونفسانیت ہی طریقت وہ ہی جو تزکیۂ نفس تصفیہ قلب تجلیہ روح حاصل
کرنا ہی اگر کسیکو اسمین بال برابر فساد واقع ہو بال برابر حقیقت مین اوسکو
راستہ نہین ملتا ہی فساد اسمین یہ ہی کہ استدراج وکرامت کو ایک جانے جنونیت و
حالت استغراق کو ایک پہچانے حقیقت وہ ہی جو عشق ومحبت ویقین ومعرفت وذوق حال
پیدا کرتا ہی اگر کسیکو بال برابر فساد اسمین واقع ہو حقیقت الحقیقت مین بال برابر اوسکو
راستہ نہین ملتا ہی فساد اوسمین یہ ہی جو خیالات باطلہ اور مسائل فلاسفہ مین
اور حقایق یقین معرفت الٰہیہ مین فرق نجانے دونون کے اصول کو نہ پہچانے
حقیقت الحقیقت وہ ہی جو علم اللہ اور الہام ربانی وتجلیات یزدانی ونفی ماسوا واثبات واجب الوجود
تمام ممکنات مین موافق عقائد شرع شریف کے حاصل کرتا ہی اگر کسیکو بال برابر اسمین فساد واقع ہو

باشندون کو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھہ ہے نہ زبان ہی قدرت ہے نہ ارادہ کا نشان
ہی علم کا ذکر ہے نہ حیات کی فکر ہے لیکن سامع ایسے کہہ ہر موی تن کو اونکی بی عدد
گوش حق نیوش ہین صد اے عالم مقید و مطلق سنکر خود فراموش ہین جو بات کہ پردۂ
ما فی الضمیر ہے عالم کی صورت بتلاتی ہے آئینہ سماعت مین تصویر اسکی کھنچ جاتی ہی
خموشی اونکی ہمیشہ ہی راز دل اپنا کسی سے نہین کہتے ہین کلام بے صوت و صدا سنتے
رہتے ہین جو بات ہی انکی صحیح ہی یا سَمِیعُ یا سَمِیعُ اونکی تسبیح ہی مین نے
ایکمدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکی فیض مجالست
سے حاصل کرکے آگے بڑہا مکان بصارت نظر آیا باشندون
کو وہان کے دیکھا کسیکو قدرت ہے نہ کان ہی ارادت ہے نہ زبان ہی علم کا ذکر ہے
نہ حیات کی فکر ہے لیکن بینا ایسے کہ ہر موے جسم کو اونکے دیدہ ہی عالم جسکا
نہ دیدہ ہی جب آنکھہ بند کرتے ہین پردہ مین نور البصر سے فکر دیدہ کو خورسند کرتے ہین
جب چشم وا کرتے ہین بے پردہ نور البصر کو نظارہ کرتے ہین اوپر دیکھتے ہین تو عرش
نظر آتا ہے نیچے دیکھتے ہین تو گاو زمین کا پیش نظر تماشہ ہی عرصہ عالم غیب اونکا حدقہ
ہی عالم شہادت اونکی آنکھہ کا پردہ ہی آنکھہ مین اونکے مردم نہین نور البصر کی تصویر ہے
تسبیح اونکی یا بَصِیرُ یا بَصِیرُ ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا
خرق عادات انکے فیض مجالست سے حاصل کرکے محظوظ رہا
عدیم المثل نے دور رہا اوسی مشاہدۂ قلبی کے خرمن حال کا خوشہ چین رہا

ای مشاہد قلبی ساتھہ میرے چل ایک تماشا دکھاتا ہون بے شش و پنج
ثبات محل تجلو تباتا ہون مین نے ہمراہ اوسکے چلا گیا نظارہ کنان ہوا ایک محل برمحل
پایا نام اوسکا حیات محل سنا اندر اوسکی جاکر دیکھا ششدر ہوگیا دیدہ شنیدہ تماشا ہی
طلسم سے طلسم کا ہر سو نقشہ ہی خلقت کو دیکھا تو عجیب غریب ہین نئی اشکال نئی ترکیب
ہی کسیکو آنکھہ ہی نہ کان ہی علم ہی نہ زبان ہی قدرت کا نشان ہے نہ ارادت کا گمان ہے
لیکن ذی حیات ایسے کہ ہر سانس مین ہیجدہ ہزار عالم کے اجسام بنکر بیساختہ جانکو پروانہ
کرکر عالم پرفروغ شمع نورالبصر کے گل کہاتی ہوے فانوس تسلیم مین گرتے جاتے ہین
پھر جان سوختہ دم بھر مین فیض ہوا پر تو نورالبصر سے روح مجسم پاتے ہین یون ہی ہر ہر دم
نورالبصر کو جان دیتے جاتے ہین پھر ہر ہر پل مین نورالبصر کو جان لیتے جاتے ہین
نتیجہ تجدد امثال اونکو ملا ہی ہر دم اونکو فنا ہے ہر نفس اونکو بقا ہے ہر حال مین اونکو تفریح ہے
یا حی یا حی اونکی تسبیح ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات
اونکے فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان علم
در پیش آیا لوگون کو وہان کے دیکھا کسی کو آنکھہ ہی نہ کان ہے قدرت ہی نہ زبان
ہی حیات کا نشان ہی نہ ارادت کا گمان ہے لیکن عالم ایسے کہ جواہر اشیا اونپر
آئینہ ہے حقایق ظہور اسما اونپر ہویدا ہے صورت مجازی معنی حقیقت جان
لیتے ہین اگر نورالبصر ہزار پردون مین ہو دیدہ و دانستہ پہچان لیتے ہین جنکا عمل ایسا کہ جسنے
جو عکس جمال نورالبصر کو آئینہ نظر سے پرے دیکھا پری کی صورت شیشہ تصور مین

گرم بازی مین کھوٹے داموں آپکو بیچتا ہے - کوئی انسان لب چشمہ لب نور البصر تک
پہنچکر گویا آب حیات مین غوطہ کہا رہا ہی - کوئی نور البصر کی چشمون پر لہرا کے طوفان
دریاے افراط تفریط مین کشتی مقصود سلامت لیجاتا ہے - کوئی نور البصر کی شعلہ عارض
درخشان کی لو مین گل کھاکر ہمہ تن آتشکدہ بنا ہوا باغ باغ ہو رہا ہے - کوئی عید
سمجھکر قربان ہونے کو نور البصر کے خنجر ابرو کے تلے دنبہ کی طرح دم لیتا ہی
کوئی مہ جبین نور البصر کی ماہیت پانے کے لئے ماہی کی شکم مقام کیا ہی - کوئی
نور البصر کی ہوا مین ہوش ہوا کرکے دوش صبا کو تخت اپنا ٹھہرایا ہی - کوئی عارضہ
عشق حسن نور البصر مین پھونککر جسم اپنا وقف کرمان کیا ہی - کوئی نور البصر کی شانہ کی
نشانی پاکر سر و شانہ اپنا نذر ارہ کر رہا ہے - کوئی نور البصر کی برق تجلی عارض درخشان
دیکھنے کے لئے رب ارنی پکارتا ہوا زمین پر بیسدھ پڑا ہے - کوئی برج
چہارم پر سے خورشید جمال نور البصر سے آنکھہ سینکھہ کر زمین جھانک رہا ہے
کوئی جگر پارہ نور البصر کی خط سبز پر زہر کھا کر سبزہ زار عالم مین سرسبز ہوا ہے
کوئی نادان ابرو کمان کے حلق مین نور البصر کا تیر مژہ پلہ پر آکر ترازو ہو رہا ہی -
کوئی آغوش نور البصر تک ہاتھہ پہنچاکر بازو کٹے ہوے پڑا ہی - کوئی نور البصر کی
عروس حسن کی عشق مین رقیبون کی ہاتھہ سے لہو مین نہاکر دولہا بنا ہی - کوئی حسین
تشنگی سے حلق کو سیراب کرکر بلاے بیاباں عشق نور البصر کے خنجر ناز سے گلا اپنا
کٹواکے سرخ رو دو جہان مین خطاب افسر الشہدا پایا ہی - کوئی عابد ناتوان وصال

پھر اونکا ایک وجود بنا کر دم سے ہمدم کرتے ہین اگرچہ چارون فیما بین مین اختلاف کرتے
ہین اطبا اونکی ارادے ہی تصفیہ یہ اشیا کا دکھا کر قصور اونکا معاف کرتے ہین
اگر ان چارون مین سے شش و پنج ہفت دہشت کرتا ہے تین تیرہ ہو کے
موت کے ساتھ پھری سے ہستی کے نکالا جا کر زندان مین عدم کے دائم الحبس ہو کر زندگی
کے دن بھرتا ہے کبھی کئی قافلہ زندان شکم سے رہا کرتے ہین کبھی کئی گروہ عالم شہا
سے جہان عدم کو پہنچاتے ہین کبھی سطحہ نیستی پر دم کر کر نفوس ہستی اوٹھاتے ہین کبھی
صورت ہستی پر دم کر کر صفحہ نیستی بناتے ہین حرکت انکی قابل دید ہے تسبیح اونکی
یا مُوِید یا مُوید ہے مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق
عادات اونکے فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑہا مکان نطق
روبرو آیا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہے نہ کان ہے قدرت
ہی نہ ارادت کا نشان ہی علم سے نہ حیات کا گمان ہے لیکن ناطق ایسی کہ سراپا ہر موی
جسم کو اونکے انگشت زبان ہین ہر زبان سے جاری سخنان غیب اللسان ہین ہر بات مین
ایک جہان پیدا ہوتا ہی ہر جہان مین ہر دم حشر ہویدا ہوتا ہے جملہ ذرات عالم سی ہمکلام ہین
ہر ہر موجود کے ہمنام ہین جس نام سے پکارئیے لبیک کہتی ہین بے زبان و دہان باتین
کرتے رہتے ہین عالم غیب کے مونس جہان شہادت اونکا ندیم ہے تسبیح اونکی یا کلیم
یا کلیم ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکے
فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑہا مکان سماعت کا سامنا ہوا

مقام لاابالی جانتے ہین ۔ کسی نے کہا ہم اسکو جہان بی مثالی پہچانتے ہین
کسی نے کہا جسکو نفی ما سوا اور اثبات واجب الوجود حاصل ہے یافت الہام ربانی
مشاہدۂ تجلیات یزدانی مین کامل ہے وہ یہان تک پہنچیگا یہان سے اسکو مقام
مغفور و محمود مرتبۂ قدس و سلام ملیگا ۔ کسی نے کہا معائینہ سرّی مین اس مقام
تک عجیب و غریب حکمت سے پہنچا ہون تجھ سے بیان کرتا ہون یک پل مجکو بیٹھے
سودا جو ہوا سونچا مین کون ہون کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون کس نے
مجھکو پیدا کیا کسواسطے مین ہویدا ہوا ایک عمر سر دُہنتا رہا کچہہ سمجھہ مین نہ آیا
ششدر ہوکے آسمان کو دیکھا کہ چرخ کہا رہا ہی پوچھا فلک تجھے سودا ہوا ہی
کیون چکراتا ہی کہا نورالبصر کی تمنا ہی شب و روز گردش کا سامنا ہی اوسی کی جستجو ہی
اوسی کا تصور روبرو ہی آفتاب سے پوچھا تو دن بھر دُھوپ مین کیون پھرتا ہی کہا
نورالبصر بے مہر کی تمنا ہی ماہتاب سے پوچھا تو شب کو بیدار کیون رہتا ہی کہا محجوب
نورالبصر کے اشتیاق کا سامنا ہی ستارون سے پوچھا تم رات بھر آنکھین کیون
چمکاتی ہو کہا نورالبصر کی تمنا ہی ابر سے پوچھا اے ابر و تو کیون روتا ہی کہا کئی برس سے
دلبر ساتھہ نہین کلیجہ پانی ہوگیا ہی جسدم سے اوسکے نگہ بدلی ہی نالون نے دم بہر کی
مہلت ندی ہی خانہ بدوش ہوگیا ہون نورالبصر کو ڈہونڈھتا ہون کان پر بجلی گری
جو اوسکی صدا سے بےبہرہ ہی دیدہ حباب کی صورت پھوٹ جاے جو اسکے پانی مین
ندیدہ ہی ۔ بگولہ سے پوچھا تو کیون خاک بسر ہی کہا نورالبصر کی ہوا کے جھوکی مین

اوسی کے عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوا سے وصال
نور البصر مین پائی نظر ایک مقام پر نہ ٹھہرا آگے بڑھا مکاشفہ
روحی استقبال کو آیا کہا ای عدیم المثل سنو تو نادر کہانی ہر جانکی یانی
ہی مین نے ایکدم سیر ناسوت و ملکوت سے سیر ہو کر کسی سمت جو چلا گیا ایک مقام صفا
نظر آیا مقیمون سے وہان کے نام اوس مقام کا پوچھا ہر ایک نے نام اوسکا طرح طرح سے
بتلایا کسی نے کہا ہم اس مقام کو جبروت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم روح
کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم موجود بالقوہ کہا ہی۔ کسی نے کہا
ہم نے اسکو عالم ماہیات پکارا ہی۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم حقیقت
جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم معانی پہچانتے ہین
کسی نے کہا ہم اسکو عالم غیب الغیب پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم
اسکو مقام صفا جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو جامع مثال مثالی
کہا ہی۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو مقام انبیا کہا ہے۔ کسی نے کہا یہان جب کہ
عشق و محبت و یقین و معرفت ذوق حالت پیدا ہو میسر اوسکو یہ مقام صفا ہو
مرتبہ صبر و رضا درجہ توکل تسلیم کامل حاصل ہو مقام لاہوت مین داخل ہو کسی نے
کہا ای مکاشفہ روحی یہان کے مقیمون کا نظارہ کر جلوہ حسن و عشق کا معاملہ
ناز و نیاز کا معائنہ کر دیکھا تو کوئی بیگانہ نہین جنس گندمی رنگ نور البصر کی
مملکت فردوس کو مفت جانکر دی رہا ہے۔ کوئی عزیز عشق سے حسن نور البصر کی

کھڑا ہوگیا سنبل کی سیرت پریشان ہوا حیرت سی نرگس کی صورت گھورنے لگا فرحت سے گل کیطرح کھلا الفت سے نکہت کے مانند پاس اوسکے جا تا رہا غایت شوق وصال سے دامن اوسکا ہاتھ سے پکڑ لیا چاہا کچھہ بات کرون دیدہ وا ہو گیا دیکھا تو اور ہی اسرار ہی باغ ہی نہ یار ہے دامن میرا اپنے ہاتھہ مین ہی لب ہنوز حکایات مین ہی عقل اس تعجب مین حیران ہی فہم اس تقریر مین سرگردان ہی- مین نے ایک مدت اوسکا شاغل حال رہا کنہ اسرار کو اوسکی پاکر محظوظ ہوا-

نظارہ کیجے گر ہے دیدۂ جان — عیان ہوتا ہی یان سے راز پنہان
عیان ہوتی ہی یان سے قدرت حق — نظر آتی ہی یان سی شان مطلق
زمین پر اب اتر آیا ہی خورشید — عدیم المثل کا ہے روز امید
مسمّی یان ہوا ہے اسم آکر — بنا ہی جسم اس جا جان جا کر-
یہان حسن ازل عشق ابد ہے — عدد کہتے ہین جسکو یہان احد ہے
جو ہی جویا وہی یان گم گیا ہے — جو پردہ ہی وہی یان آئینہ ہے
ولادت کو یہان کہتے ہین حلت — یہان میثاق ہی روز قیامت
یہان ہوتا ہی شاہد شان مشہود — یہان ہوتا ہے عابد عین معبود
عجب رسم اور عجب اسلوب ہے یان — جو طالب ہے وہی مطلوب ہی یان
صفا کا آئینہ پیش نظر ہے — مقابل صورت نور البصر ہے
بپا ہی حشر اتمام سفر ہے — قیامت ہی کہ قصہ مختصر ہے

منت کا طوق گران گردن مین ڈالا ہوا ہے۔ کوئی پردہ نشین شوق مین سایۂ دامان
نورالبصر کے سربازار بے ردا ہی۔ مین نے ایک مدت خدمت مین اونکے
مستفیض رہا برکات بے غایات کاشف روحی سے سینہ میرا مالا مال ہوا
عدیم المثل دور رہا اوسیکے مکاشفہ خرمن حال کا خوشہ چین رہا اوسیکے
عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوائے وصال نورالبصر مین پائے نظر ایک مقام پہ
نہ ٹھہرا آگے بڑہا معاینہ سری روبرو آیا۔ کہا اے عدیم المثل مینے
ایک پل گلگشت حدائق اسرار ناسوت و ملکوت و جبروت سے سیراب و شاداب
ہوکر یکطرف چلا گیا کسی میدان وسیع و جانفزا مین گذر ہوا باشندون سے وہانکے
پوچھا نام اس سرزمین کا کیا ہی اسمقام کو عالم کیا پکارتا ہے ہر ایک نے ہر یک وضع کا
نام کہا کسی نے کچھہ کہا کسی نے کچھہ سنایا۔ کسی نے کہا لاہوت اسکا نام ہے
کسی نے کہا مکان لامکان یہ مقام ہی۔ کسی نے کہا ہم اسکو مقام مستہلک
جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو مقام لاتعین پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو
منقطع الاشارات کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو اسقاط الاضافات کہتے ہین۔
کسی نے کہا ہم نے اسکو علم الٰہیہ جانا ہی۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم کبریا کہا ہی۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو
مقام حقیقت الحقیقت کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو غیب الغیب
پکارا ہے۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم معانی معانی المعانی جانا کرتے ہین۔
کسی نے کہا ہم اسکو عین الکافور سمجھا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو

جا بجا خمخانہ شریعت پر جوش و معمور ہے خم الفاظ اوامر و نواہی سے معنی طریقت مالا مال
نزدیک و دور ہی عالی ظرف بخت مساعد سے دست بدست ساغر حقیقت لئے ہوئے کھڑے
ہین خرابات نشین مدام معرفت سے تجلی جمال نور البصر کی شراب طہور حقیقت الحقیقت
سے پیے ہوئے کھڑے ہین ہر سو جوش و خروش ہے صدائے نای و نوش ہے
ہر ایک نشۂ بیخودی مین چور ہے پاس اپنے دور ہے کسی کا سر کسی کے پاؤن پر کسی کا
ہاتھ کسی کے جگر پر ہے کوئی آپ مین سماتا نہین کوئی آپ کو پاتا نہین عالم
اجسام مین خاکیان دکھلائی دیتے ہین جو صاحب نفس ہین اونکو روح مجسم جان لیتے
ہین جو عمر باقی خرچ کر کے دیکھو تو مقام معنی مین فاضل ہر فرد بشر ہے لب بند کر کر
حساب سے سمجھو تو ہر ایک اسرار صمد کا دفتر ہے مردم حق بین جو دیکھ لے پتلیان سمجھ کے
آنکھون مین رکھے - عدیم المثل نے ہر طریق سے راہ پا کر ہر فریق سے
بات بنا کر رَأیتُ رَبّی بِرَبّی کی عینک لگایا ہوا مَن کانَ لِلّٰہ کانَ اللّٰہُ لَہٗ کا
عصا ہاتھ مین لیا ہوا تجسس مین نور البصر کی دوربین بنکر صورت نظر چلنے لگا طلب نے
کہا ای عدیم المثل کدھر چلے بری راہ کہان ہے ادب نے کہا ای عدیم المثل
کدھر چلے دلخواہ یہان سے علم نے کہا یہان کھڑے ہو تو بات ہے عقل نے کہا یہان
ٹھہر جا تو گھات ہے صدق نے کہا ای عدیم المثل اب دادِ سخندانی ہے عدد احد کا
نتیجہ ملاحظہ کرو - عشق نے کہا ای عدیم المثل اب مراد حسن پانی ہے ازل و ابد کو
ایک جا ملاحظہ کرو کارکنان نیرنگی و بیرنگی نمود ہوئی - مراد بہان بود سے بودی

ایک نفس ہوش کہان برابر ہے صحرا صحرا خاک اوڑاتا ہون اوس گوہر درج بصیرت کو
نہین پاتا ہون پانی سے پوچھا تو لباس نیلگون کیون پہنا ہی حال تیرا ابتر ہی کہا
نورالبصر کی تمنا مین آبرو جاتی رہی ہر حباب سینہ کا آبلہ ہی ہر موج جگر پر نشتر ہی شعلہ
سے پوچھا تو کیون آگ باگ ہی کہا نورالبصر کی تمنا مین دل غمناک ہی فرش زمین سے
پوچھا تو کیون پامال ہو رہا ہی کہا پاانداز ی نورالبصر کی تمنا ہی درختون سے پوچھا
تم کسواسطی قیام مین ہو کچھہ خبر ہے کہا قبلۂ من کعبۂ روی نورالبصر کا تصور ہی
بہایم سے پوچھا تم رکوع مین کسواسطی ہو کہا نورالبصر کی دُہن ہی کیا پوچھتی ہو
پہاڑون سے پوچھا تم قعود مین کیون ہو بیان کرو کے نورالبصر کی فکر ہے چپ رہو
تنکے سی بوٹی کے پوچھا تو کیون سجود مین ہے کہتا نہین کہا نہ ماضی ہو مین نے حال مین
سو بار ہی جڑی ہی نورالبصر کی تمنا مین سر خاک پر ہی آئندہ اوٹھیگا نہین جب زبان
حال سی موجودات کا قال سنا اور ہی عالم ہوگیا دل عادل ہو انصاف سے
کہا مین نورالبصر کو نہ ڈھونڈ اظلم کیا جہان سے انجان ہو کر جانا جہان نورالبصر ہو
وہان جانا دیدہ نے کہا اگر نورالبصر کو نہ دیکھونگا بینائی کے آنکھین نکالونگا
پھوٹ جاؤنگا گوش نے مکرر کہا اگر نورالبصر کے کلام بے صوت وصدا سے
بے بہرہ رہونگا سماعت کو گوشمالی دونگا بان مین جان نہ رہی نطق مین زبان نہ رہی
غلبۂ شوق نے گلا دابا سکوت کا سما یا ہوا خود فراموشی جو حاصل ہوئی دیکھا ایک
باغ غیرت جنان ہے اوسمین نورالبصر جلوہ کنان ہی ہزارون نے غم بھولے لگے شمشاد کی روش سرو قد

داخل ہوا اور ... (margin note, partly illegible)
دوسری ...
مصنف ...
کشف ...
واصلان ...
وہ جو رموز کو
کہا جاسکے ۱۲

وَ اضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً گانے لگا امید نے بادکش اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ رَبٍّ کا
چھلنا شروع کیا۔ حیا نے منادی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کی سُنا کر غیروں کو پاس سے
ہٹا دیا۔ رضا نے تخت وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ کا
روبرو بچھا دیا۔ جرأت نے خطبہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا
الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا پڑھنے لگا ہمت نے درجہ
مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ سُنا دیا۔
ایک ہمت سی حاجب کوشش نے کہا وَ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ایک جانب
سے نقیب کشش نے پکارا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ دیدہ و دانستہ طرفۃ العین
میں محل حسنات الابرار سیئات المقربین مقام وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ
الْیَقِیْنُ کے مابین میں نتیجہ رحمت کبریا نے شمائلہ حیرت بے منتہائی رموزات
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ کے نگارخانہ سے
اسرارات کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا فَوْقَہٗ ھَوَآءٌ وَّمَا تَحْتَہٗ ھَوَآءٌ کے کارخانہ سے
پردہ آئینہ لمعۂ بیرنگ کا لے آکر روبرو عدیم المثل کے پکڑا پردہ کی بات ہے در پردہ
کہاں تک؟ باد غیرت لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ لَمَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا جو چلی پردہ
اُل گیا پردے سے کو درپردہ وصال ہوا عدیم المثل نور البصر ہوا نور البصر
عدیم المثل بنا ما و شما کا جھگڑا مٹا لَا رَبَّ وَلَا عَبْدَ کا عقدہ کھلا توحید کا

مصوران ہیئت حسن ازلی ذی موزخان سیر عشق ابدی نے زبان گویائی کو یکقلم
ترک کر کر خامۂ تا رگاہ حق بین سے ورق اظہار حال کو مسطور کرتے ہین تا ب
بوارق انوار کلام بے صوت سے دامان طور گوش حق نیوش سامعین کو بھرتی ہین
جب عدیم المثل نے مراقبہ صوری سے ہمکلام ہو کر تذکرہ ناسوت کا سنا اور مشاہدہ
قلبی سے دل ملا کر حقیقت ملکوت سے آگاہ ہوا مکاشفۂ روحی سے ہمدم ہو کر
جبروت کا راز پایا معائینہ سرّی کا ہمراز ہو کر لاہوت کا حال معلوم کیا ہوا دھنا
نور البصر مین جان سے انجان ہو کر روبرو نگران ہوا دیکھا تو عجیب و غریب
سیر ہے آپ ہے نہ غیر ہے رستہ بال سے باریک ہے رشتہ رگ سے نزدیک ہے
تلوار سے تیز تر ہے وسعت مین تار نظر ہے سالک کا پاؤن مین سر ہے تا کتون ہے
تاک زیر و زبر ہے کہین فرش عرش برین ہے کہین عرش فرش زمین ہے کہین
آفتاب سوا نیزہ پر آیا ہے کوئی رشتۂ ذہن رسا سے جبرئیل کے پر باندھ
رہا ہے کوئی نالۂ پر شور سے بانگ سرافیل کا دم بند کیا ہے کوئی طغیانی گریۂ ذوق حالت
سے میکائیل کا زہرہ پانی کرتا ہے کوئی وجود بے وجودی اپنی دکھلا کے
عزرائیل کا ناک مین دم لے آ رہا ہے کوئی ضد سے اپنا حسن سیرت دکھلا کے
حوروں کے مونہہ پر پانی ندامت کا مارتا ہے کوئی گلزار سینہ پر داغ تبلا کے
جنت کو گلخن بنا دیا ہے کہین بت ساجد بنا ہے کہین کعبہ قبلہ ڈھونڈھ رہا ہے
کسی کی صورت سے کسی کے معنی آئینہ ہیں کسیکے صورت ہر آئینہ سے

جلال نے کہا اے عدیم المثل یہ کیا سانحہ آئینہ سے ہے کہا ہر آئینہ

فرد

رمز دو جہان از ورقِ آئینہ خواندیم — جز گرد تحیر رقمی نیست درینجا

جمال نے کہا ای عدیم المثل آپ کے مقابل کون ہے کسکو گھورتے ہو آپ کو کیا نظر آتا ہے کیسا تماشا ہے کہا۔

بیت

حیران ہون بیخود ہون صورت ہی کو تکتا ہون — سکتے کی سی حالت ہے کچھہ کہہ نہین سکتا ہون

حال نے پوچھا ای عدیم المثل کیا وصال نور البصر مین آپکا وصال ہوا کہ حال مین آپکو سال ہے بحال ہونا محال ہوا آنکھین ملا کر کہا

فرد

چشم بدو پیوست و وجودم ہمہ حاک شد — ہر چیز کہ در کانِ نمک رفت نمک شد

قال نے پوچھا ای عدیم المثل آپکی نور البصر سے کیا جواب و سوال ہوا سر جھکا کر کہا۔

فرد

کاسۂ منصور خالی بود پر آوازہ شد۔ — ورنہ در میخانۂ وحدت کسی ہوشیار نیست

وطن نے پوچھا ای عدیم المثل حیران کیون ہو آئینہ مین نور البصر سے ہم سخن ہوئے صاف عیان کرو کیا صورت ہے بیان کرو کہا

رباعی

موجود ہوئے وفا نے خیمہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
کھڑا کیا صفا نے فرش وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بچھا دیا۔ یقین نے اب اسرار
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ سے غبار ندامت فراق منہ کا دھو
ڈالا۔ تمکین نے غازہ رمز فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا رخسار و ن پر ملا
نتیجہ تفکر نے سرمہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کھلایا۔ لطیفہ تصور نے لباس
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ پہنایا۔ تواضع نے سِعْفَہ اِنِّیْ
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً باندھا۔ فقر نے فخرِ ست طرّہ عَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا لگایا۔ صبر نے ہار نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا گلے میں ڈالا۔ شکر نے کمربند اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ
اٰدَمَ مُضْغَةً وَفِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ
رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ نُوْرٌ وَ
فِی النُّوْرِ هُوَ لپیٹا۔ حال نے کہا ای عدیم المثل اب کرسی مَنْ
عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے بیٹھ جائیے۔ سنبھال نے
کہا ای عدیم المثل اب لِیْ مَعَ اللّٰهِ کا تکیہ لگائیے۔ غلمند توکل نے
گلدستہ حدیقہ یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَآءَ لَكَ وَخَلَقْتُكَ لِیْ
پیشکش کیا۔ مغان تسلیم نے جام شراب وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ
اللّٰهَ فِیْهِ بھر دیا۔ مطرب شنید نے راز اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ

ہمکلام ہوا اور سے جسم و جان ہمکنار و ہمرنگ و ہمنام ہوا اور شراب طہور وصال
نورالبصر حسب خاطر نوش کیا معاملات اضافات ناظری و منظوری کو مطلقاً فراموش
کیا چاہا افشائے راز یہ دروازۂ گنجینۂ طلسم حیرت کا باز ہو پاسبان شریعت
غرا نے متوشنان کارگاہِ حقیقت الحقیقت معرّا نے جتا دیا۔ شعر

مگو سخن کہ خاطر دلدار نازک است   بارِ گہر نمیکشد این تار نازک است

آگے کی خبر نہین ہے یہ قصہ مختصر نہین ہے کون دانا ہے کہ اوس خواب طلسم تاب
کی یہی تعبیر ہے یا فقط عدیم المثل کی سنجیدہ تقریر ہے کون بینا ہے کہ آئینہ لمعۂ بیرنگ
مین تپیدہ نور البصر کی تصویر ہے یا فقط عدیم المثل کی نہ دیدہ تنویر ہے یہان
زبان بریدہ ہے یہان دیدہ نہ دیدہ ہے یہان رسیدہ نارسیدہ ہے یہان دیدہ
پاکشیدہ ہے نفی ہوا دیکھو تو اس بات سے اثبات ہے کہ یہ دیکھی ہوئی واردات
ہے سوچ بچار کا جواب ہے سمجھو تو گونگے کا خواب ہے سنو تو سراسر مقام گریہ ہے
دیکھو تو سیر دیوار قہقہہ ہے نفطی کو مفاصلۂ بعید سے کشفی کو معانقۂ عید ہے مقلد کی
آنکھ پر پردہ ہے زبان دراز ہے محقق زبان بریدہ ہے دیدہ باز ہے بجا۔
وجود نہین سراز جود سے تکرار شہود نہین دربار شہود سے صورت قال نہین
مرآت معنی حال سے اظہار کمال نہین اسرار وصال سے گوش ہوش مین فتور
ہو تو صدا ہمنفس صبا ہے چشم تامل مین نور نہو تو آئینہ پتھر سے سوا ہے غرض گوئی ہو
نفرت ہے منظور صحت حقیقت ہے زبان مطلق قاصر ہے خدا حافظ و ناصر ہے

ہور پایا طلسم یکتائی نظر آیا گوش کر ہوسے ہوش بجا رہا لب بند ہوے
ہ کھلا رہا ہیجدہ ہزار عالم نے کہا اے عدیم المثل جمال نور البصر آپ کو مبار
خلاصہ حضرت آدم نے کہا اے عدیم المثل وصال نور البصر آپکو مبارک ہو مفسر
دنی مصحف رویت ذی مطالعہ حاشیہ نسخہ اعتیا ز دید وا دیدہ ترک کر کر متن مین حد
یت محویت کی لکھتا ہے کہ بعد مدت مدید کے عرصۂ بعید ہوش نے پوچھا اے
یم المثل آئینۂ لمعہ بیرنگ کے پردہ مین پہچانتے ہو کون جلوہ فرما ہے جیا سے
دم سرد بھر کر خوب رویا کہا ہان

غزل

ست کہ غارت دل من ساختہ اینست	اینست کہ صد خانہ بر انداختہ اینست
ست کہ از عارض افروختہ خویش	آتش بدل و جان من انداختہ اینست
ست کہ چون شمع بسوز تپ فرقت	اجزای وجودم ہمہ بگداختہ اینست
ست کہ گاہے بتغافل ز سر مہر	بر حال من زار نہ پرداختہ اینست
ست کہ مردم بوفاداری او لیک	قدر من دل باختہ نشناختہ اینست
ست کہ معنی بقمار ہوس او	نقد دل و جان صبر و خرد باختہ اینست

ش نے پوچھا اے عدیم المثل آئینہ مین کسکی صورت نظر آتی ہے کسکا سامنا ہے ذی اختیا

ہنسا کہا ہان

غزل

ین آفتاب خاور مہمان ماست امشب	قرص سپہر گردون بر خوان ماست امشب
تر ز عرش اعظم ایوان ماست امشب	بیرون ز ہر دو عالم جولان ماست امشب

جلال

بلند پایه شده و مور تبقرب سلیمان فخر یافته چون عقدهٔ مالاینحل و مشکلات مشکل
به ذهنم که بود بحل آن پرداختم و بتائید آن پیر دستگیر گوهر شهوار مراد بکف حصول
در آوردم از انجا انکشاف سیر در وطن است که بسا مسافران راه شهود و بادیه
پیمائے دشت وجود فرس فکر بدریافت این امر رانده اندیسے براه مقصود
نبرده به نیمه راه مانده چون شمس جلوه کنان نظاره کامل شده کتابیکه آن هادی
بے نظیر بعرض تحریر درین تقریر نظم و نثر تصنیف دلپذیر فرموده اند فی الواقعی
بحر عمان حقیقت است که بسوچه در آورده و قلزم بے پایان معرفت است
که بابریق گنجایش نده زبان ناکام این بے بضاعت راچه یارا که تعریف آن پردازد
و قلم مقطوع اللسان راچه طاقت که شرح وصفش ترقیم نماید هان برائے رشک
سر خمهاء رعنا و غیرت سر حبوب زیبا مرسم نمودم و ابواب فرح اسرار غیب شهادت
عرفاء روزگار برروئے احباب اخیار کشودم پس بعد نظر بغور طیاری کتاب
مستطاب نسخهٔ انتخاب لاجواب ازین حقیر مادهٔ تاریخ در لفظ افتخار ١٢٨٢ که جزو
اسم آن سردار جمعیت عارفان است تجویز یافته و باز ثانی تحریر مذکور بنظر کیمیا اثر فرخ
سیر در گذشته اصلاح در آمد پس یکهزار و دوصد و نود و دو هجری مادهٔ تاریخ بعروة الوثقی یا تمم
من نتائج طبع لطیف عارف اسرار خفی و جلی محمد قادر علی صاحب سلمه الله تعالیٰ

هو الباقی الظاهر
١٢٩٢

سفر گزیدم و بگذاشتم وطن و سرا | بسی بگشتم و گشتم ز اهل خویش جدا

ہوکے حیران ڈھونڈتے ہیں لوگ جسکو چارسو — میں ہوں اوسکی روبرو اور وہ ہے میرے روبرو

ہمکلامی اوسکی میری اسطرح ہے آوطن — جسطرح طوطی کرے ہے آئینہ سے گفتگو

سخن نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ لمعہ بیرنگ نے آپکو کیا دکھلایا ہے فرمائی
یا داخل میں آپ ہی نورالبصر ہیں خارج میں آپ ہی عدیم المثل ہیں یا خارج میں
آپ نورالبصر ہیں داخل میں آپ ہی کو عدیم المثل ٹھہرایا فرمایا کہ

بیت

ہوا ہے دید میں اپنے یہ استغراق کا عالم — نہ صورت ہے نہ آئینہ نہ پرچھائیں نہ حیرت ہے

نتیجہ افکار نے پوچھا ای عدیم المثل آپکو نورالبصر سے فرمائے کیا نسبت ہے
صورت سو وہ معنی ہے یا آپ ہی وہ صورت ہے کہا

بیت

وہ نہیں ہے میں ہوں او میں تو نہیں حق وہ ہے — جانم اوسکا تن ہے میرا یہ اسرار دوست

لطیفہ اسرار نے پوچھا ای عدیم المثل آپ جو فرماتے ہیں معاملات دیکھو تو آئینہ
ہی سو چو پردا ہے ایک لفظ ایسا فرمائے جو ہم بھی سنکر مسرور ہوں باریاب نورالبصر حقیقی

یوں کہا **بیت**

اصول دید یک دیدہ نشین کا یوں نظر آیا — کوئی تا ناظر ہیں گوہر دریا حیرت ہے

مخبران رموزات حمد و حامد و محمود بیان کرتے ہیں حاکیان اسرار شہود شاہد و مشہود
عیان کرتے ہیں کہ جب عدیم المثل نے ساتھ نورالبصر کے انقطاع حروف سے

ضمیمۂ غزلیات اردو من تصنیف جناب محمد عزیز الدین صاحب نورِ عالم چشتی خلیفہ حضرت سید شاہ محمد افتخار علی مدنی دام برکاتہ

جان سی جا کے جو جانان پہ فدا ہوتا ہے
ہو کے بیخود وہ خودی سے تو خدا ہوتا ہے

کعبۂ دل کی زیارت جو ہوئی مجھ کو نصیب
میری گھر مین مجھے دیدارِ خدا ہوتا ہے

ذکر اور فکر سی بھی کام نکلتا ہے کہین
جب خودی مٹتی ہے حق جلوہ نما ہوتا ہے

صبر اور شکر سے طالب رہے مسرور مدام
جورِ معشوق کا عاشق پہ سدا ہوتا ہے

نہ تو مرتا ہے کوئی اور نہ جیتا ہی کہین
جوشِ دریا کا ہی دریا مین فنا ہوتا ہے

عارفِ نفس ہین اور ذاکر و شاغل صدہا
وصل حاصل نہین کامل کے سوا ہوتا ہے

نورِ عالم کو ہی جو فیضِ وطن سی حاصل
کشفِ کبری اوسے ہر آن نیا ہوتا ہے

یامعین

جب تک خودی کو اپنی کیا تو فنا نہین
تجھکو نصیب ہوگا وصالِ خدا نہین

موجود ہے ولے نظر آتا خدا نہین
سب ڈھونڈتے ہین اور کوئی اوس سے جدا نہین

نام و نشان میرا فقط تیری شان ہے
گویا ہی تو زبان ہے میری صدا نہین

حاصل یہ دوسرا کی ہے نسخہ سے مدعا
موجود کوئی تیرے سوا دوسرا نہین

اوس رشکِ گل کو پائیگا کیونکر خودی سے تو
جب وہ ملا تو جان لے تیرا پتا نہین

پڑھ پڑھ کے علم کوئی نہ عارف ہوا کبھی
تحقیقِ حق کی مرشدِ کامل سوا نہین

ہستی ہی ایک تو من و تو سے نکل کہین
جب تک ہی تو تجھے نظر آتا خدا نہین

کہا جیسا کسی نے کہا سنا یا جیسا کسی نے سنا یا کہا سنا معاف کیجیو سلام ہمارا بلیجیو
دیکھو تو وطن کی سیر ہی سمجھو تو ختامہ بالخیر ہی

تاریخ تصنیف

ہر یک شگوفہ تازہ یہ گلشن معانی — کھلتا ہی گل کچھ اسمین مطلب کی ہی کہانی
رنگین چمن یہ وہ ہی فردوس جسکا ظل ہی — تاریخ اسکی الحق باغ مراد دل سے
۱۲۸۳

اَللّٰھُمَّ اخلصنا مِنْ اَھْلِ التَّقْلِید وَ اجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ التَّحْقِیق وَاحشرنا مِنْ اَھْلِ التَّصْدِیق وَ اَنْتَ وَلِیُّ التَّوْفِیق ۵

تمت

خاتمۃ الکتاب بر ضمائر مہر نظائر نکتہ سنجان مضامین معنی و دقیقہ رسان آئین سخندانی مستور و محتجب نخواہد بود کہ این خاکسار ازلی معترف بقصور خفی و جلی محمد قادر علی از بدو شعور در تلاش صاحب نظران راہ حقیقت و بلند بینان جادہ معرفت ازبس می بود از انجا کہ نتیجہ جویندگی یابندگی است بختم مساعدت کرد و روزگار بخواہشم موافقت نمود یعنی قدمبوسی مولانا و مرشدنا قدوۂ عارفان عصر زبدۂ محققان دہر غواص بحر عرفان مقبول بارگاہ حضرت سبحان خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی محی مراسم شریعت ماحی لوازم بدعت سالک مسالک طریقت ناہج مناہج صدا قت محقق خدا آگاہ دور فرماے خودی و گمرہی سیدی سندی جناب رشیدہ محمد افتخار علی ادام اللہ فیوضکم حاصل آمدہ پایۂ این کم پایہ برگذر این معنی

بدانستم چو دیدم صدرِ عالم — وطن را هم مقامِ جانِ ما بود

یا معین الدین

ایکه واقف تر توئی سرّ و عیان را خوبتر — اسمِ اعظم خواندنت زیبد جهان را خوبتر
آمده لولاک در شانِ نزولت سر بسر — نیست جز تو لامکان و هم مکان را خوبتر
قوتِ علمیت جبرئیل است ای امّی لقب — باشد این حکمت نظامِ امتحان را خوبتر
حبذا ذاتت نه مخلوق و نه از خالق جداست — عکسِ آئینه بود تمثیل آنرا خوبتر
کی توانی مدحتش ای صدر عاجز کان هنوز — می نداند حالِ پنهان و عیان را خوبتر

یا معین الدین

ز حیرت چشم بکشایم جمالِ یار می بینم — بجان مشتاق دیدارم جمالِ یار می بینم
نشانش بے نشان داند بی مغزان دو رنگی — من آنم آنکه من دانم جمالِ یار می بینم
چه داند زاهد بیچاره این ناز و نیازش را — منم هر لحظه بے تابم جمالِ یار می بینم
سخن سنجانِ معنی نیک بشناسند چون او را — ز هر شکلیکه می خواهم جمالِ یار می بینم

خوشا ای صدر چون از نو عالم جلوه داری
مثالِ مطلقش خواهم جمالِ یار می بینم

تو در دلم هست تماشای جمالش هردم — هست در گم شدن خویش وصالش هردم
سرّ فی انفسکم روشن و من چون فانوس — یار اندر بر و گردان بجستجویش هردم
عین دشوار بود دیدن چون زین چشم — غفلت چشم زدن هست وبالش هردم

بگشت زار سفر گشتم از اہل تمنے | کہ تا معاینہ سازم زصورت معنے
ویا بدست کنم دامن نشان رہبر | کہ پا کشد بسر منزل مراد مرا
نیافتم و ندیدم وسیلے نوشت ازل | درین دیار رسانید و بد ہمون سودا
نتیجہ سفرم رو نمود رنج آخر | بدل شدہ بحصول مراد و مقصدہا
رہم نمود بدان بارگاہ ملہم غیب | کہ اہل عرش بسایند جبہہ خود را
زنام پاک بود افتخار شاہ و گدا | کہ افتخار علی است اسم شاہ علا
ضمیر و مقصد این معتقد کہ بود از ان | بہ ازدیاد مرا گشت مرحمت و عطا
زدستگیرے آن مظہر رموز الہ | معاینہ بنمودم زمعنی معنے
نہ اشتیاق تمام و زرنجہاے سفر | چو ملتجی شدم ارشاد شد کہ بوالعجبا
وصول منزل این راہ بایدت باید | سفر کن و بوطن گیر این کتاب مرا
کہ نام اوست سفر در وطن طلسم کشا | ببین کہ حیثیت در وکیست یاب مقصد را
شدم چو محو زخود باز یافتم خود را | کتاب ہست کہ آئینہ جمال خدا

چونکہ بد بدلم آمدند اسے ملہم غیب
بہ افتخار شدہ فخر سال ختمش را

تاریخ طبع بار اول

توجہ نظر افتاد چون بہ بار دگر | شدہ ست نور علی نور نسخہ زیبا
سروش از سر آواز گفت طبع چو یافت | کہ سال طبع بگو باز عروۃ الوثقی ۱۲۹۲

دل افگاران امت را دوائی یا رسول الله | عقود جان غمناکان کشائی یا رسول الله
توئی چون مظهر ستار من در تار تو هستم | همانا از برائی من ردائی یا رسول الله
ز بس آلوده عصیانم که حصرش غیر امکانست | مگر از فخر می نازم عطائی یا رسول الله
نیاسایم ز دوریت وصالت را همی خواهم | خدا را روئی خود ما را نمائی یا رسول الله
کرم را از تو امیدم وطن بودست بطحایم | طفیلت این همه دانم چهائی یا رسول الله
نیا تو فقر دار دلذتی دیگر که می باشند | گدایانت نفور از پادشاهی یا رسول الله

جمال نور عالم آنکه باشد عین دیدارت
نموده صدر را محو خدائی یا رسول الله

ز غفلت بس سیاه کارم اغثنی یا رسول الله | خراب خسته و خوارم اغثنی یا رسول الله
بقید حرص و کبر و جاه و لذت نفس پابند است | باطلاقش بجا دارم اغثنی یا رسول الله
ز عصیان در شب تارم توئی انوار رحمانی | رخی بنما و شو یارم اغثنی یا رسول الله
دل از زنگ خودی شد تیره رحمی و صیقلی فرما | بجز تو در کجا آرم اغثنی یا رسول الله
نباشد تاب مهجوری دل محزون صدر را | وصالت محض در کارم اغثنی یا رسول الله

یا رسول الله فروغ دین و ایمانم توئی | قالب بیجان من را جان جانانم توئی
از حریم احدیت وحدت شد ماوای تو | درمیان جسم و جان ای شاه شاهانم توئی
ذات اکرم بالیقین ایجاد اکوان را سبب | جان پاکان آمدی ای فخر ایمانم توئی
منزل والای تو هر قلب انسان بیشکی | راز پنهان بوده ای شان عرفانم توئی

باعث ہے افتخار ــ مجھے افتخار سے | مین شاہِ ملکِ فقر ہوا ہوں گدا نہین
دیکھو تو نورِ عالم جان میری شان ہے | تابان ہو نہین نظر مین کوئی دیکھتا نہین

تمت

غزلیات اردو و فارسی جناب میر اشفاق حسین صاحب صدر عالم چشتی
خلیفہ حضرت سید شاہ محمد افتخار علی مدنی دامت برکاتہ

یا معین الدین

در تنگنائے عشق چہ رفتار نازک ست | اے سالکِ رقیب رہِ یار نازک ست
اسلام و کفر آئینہ دار جمال اوست | صورت پرست دم مزن اسرار نازک ست
زاہد درونِ خویش چہ خویش بنگرد | صوفیست لیک از ہمہ اینکار نازک ست
دیر است و کعبہ جلوہ گہِ از یک صنم | چشم دو بین بہ بند و بہ بین کار نازک ست

از وا شگاف معنی سنگین خموش صدر
تا نشکند کہ این دلِ غیار نازک ست

یا معین الدین

شنیدم در ازل ذات خدا بود | چو دیدم عین شانِ مصطفیٰ بود
شدہ جلباب این اسم و تعین | کجا این قصہ ما و شما بود
بہ بتخانہ شدم از دل سیہ‌دان | کہ ہر سو معنی شانِ خدا بود
بدانستم یقین معنی و صورت | منم باقی تعین خود فنا بود

چشمۂ انوارِ دین ہو یا محمد مصطفے
نکتۂ عین الیقین ہو یا محمد مصطفیٰ

معدنِ علمِ لدن ہو منبعِ اسرارِ کن
مخزنِ فضلِ مبین ہو یا محمد مصطفیٰ

باعثِ ایجادِ عالم آپ ہی کی ذات ہے
مظہرِ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفیٰ

زیب و رونق عرش نے پایا قدمِ پاک سے
زینتِ فرشِ برین ہو یا محمد مصطفیٰ

اپنے عصیان کا نہین ہے خوف مجھکو حشر مین
تم شفیع المذنبین ہو یا محمد مصطفیٰ

انکے اشفاق سے اشفاق نے پایا وطن
راحتِ جانِ حزین ہو یا محمد مصطفیٰ

صمدِ عالم رحم سے فرمایا مجھکو آپ نے
رحمت اللعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

جو بن بنا کے مین آپ آیا خودی مین اپنے کو آپ پایا
ہوا مین اپنے پہ آپ شیدا خودی مین اپنے کو آپ پایا

بچشم صورت بچشم معنی بنا ہون ہون آئینہ خدائی
مٹایا جھگڑا جو مین و تو کا خودی مین اپنے کو آپ پایا

ازل ابد کا جو کچھ بیان ہے یہی ہے جلوہ ہر آئینہ کہ
مزا خدائی کا جب اٹھایا خودی مین اپنے کو آپ پایا

نہ متصل ہون نہ منفصل ہون ولی مین ہر ایک کا ہم نشین ہون
ہوا جو ظاہر کمال سیر خودی مین اپنے کو آپ پایا

جمال معنی کو دیکھتا ہون کمال صورت دکھا دکھا کر
خدائی ساری خودی بن آیا خودی مین اپنے کو آپ پایا

نہ حسن یوسف سے عشق نے زلیخا ہوا تو ہی شان اوسی سے پیدا
خودی کا جب کچھ خیال آیا خودی مین اپنے کو آپ پایا

یہی سعادت جنھی ارادت کہ پایا اپنے مین نور عالم
وطن مین جب صمد خود سمایا خودی مین اپنے آپ پایا

بت مین دیدارِ خدا تہا مجھے معلوم نہ تہا
دیر ہی قبلہ نما تہا مجھے معلوم نہ تہا

گل مین جسطرح نہان ہوتی ہے بو گلشن مین
دل مین دلدار چھپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

دل کے اسرار کو پایا تو ملا دلبر سے
دل مرا قبلہ نما تہا مجھے معلوم نہ تہا

مدعی بحث ز را زِ کم و کیفش تا چند
باخبر ساکت و نادان بمقالش هردم

نورِ عالم که نموده همه خود را همه اوست
صدرِ عالم همه حیران ز کمالش هردم

خواجۂ خواجگان معین الدین -
منظہرِ جانِ جان معین الدین

احدیت هست و ایماً ما داشش
مرکزِ لامکان معین الدین

وحدت و کثرتش بود یکسان
بید، کن فکان معین الدین

حامیٔ دین سرورِ لولاک
چارۂ عاصیان معین الدین

مرجعِ عالم آستانۂ تست
قبلہ انس و جان معین الدین

دردمندانِ عشق را شافی
مرحمِ عاشقان معین الدین

رحم کن بر کمینہ صدر رتن
از کسِ بیکسان معین الدین

جانِ من تازہ لباس است بہر آن و زمان
چشم مشتاق بپیش ز کمان و نگران

گاه در جلوه معشوق گهی عاشق زار
حیرت است اینکه بهر لحظه عیان و پنهان

رمز فی انفسکم شاهدِ حالش باشد -
جند ا نازکه نا ید ز حسینان و بتان

زاهد اکنه ذکمالش اگر از من پرسی
بیش ازین نیست که هستان همه فانی و جهان

چشم بکشا به تماشای جمالش ای صدر
جانِ من تازہ لباس است بهر آن و زمان

جب مٹ گیا مین مَن ہوا تو میری نظر مین — پردہ تھا فقط بیچ مین اک ما و شما کا

واقف نہین ای صدر کوئی شانِ وطن سے

آئینہ سمجھتا ہون مین اربابِ صفا کا۔

آنکھون مین سب کے ہون مین کسی سے چھپا نہین — سب دیکھتے ہین مجھہ کو کوئی دیکھتا نہین

پردہ دوئی کا آنکھہ پہ مانع ہے دید کو — جب مٹ گئی دوئی تو خدا سے جدا نہین

حیرت ہی شکل مردمکِ چشم آئینہ — آئینہ شکل یار ہے اور آئینہ نہین

نظرون سے غیب صورتِ حق کی ہی یہ دلیل — آتا ہے جو نظر مجھے حق کے سوا نہین

ای صدر [illegible] مین جانان سے ملگیا

کعبہ مین [illegible] مین گیا نہین

صاحب سے میرے بندہ نے کہا [illegible] اور نہین — کہتا ہون جو مین ہے تیری صدا تو اور نہین مین اور نہین

صورت جو میری ہے وہ قال تیرا معنی جو میری [illegible] — سمجھے مین یہ نکتہ اہل صفا تو اور نہین مین اور نہین

تیرا ہی ارادہ فعل میرا تیری ہی صفت [illegible] — تجھہ سے ہی میری سب نشو و نما تو اور نہین مین اور نہین

بندہ بھی ہوا تو عشق مین [illegible] بھی ہو [illegible] کہا — تو آپ جدا ہو تجھہ سے ملا تو اور نہین مین اور نہین

مین [illegible] تو نورِ بصر مین عینِ یقین

سیّار [illegible] مین تو ہی ہوا تو اور نہین مین اور نہین

جو دیکھیو غور سے مجھکو نہان بھی [illegible] — ہر شئ مین دیکھیو ہر سو نہان بھی ہون عیان بھی ہون

نقوش [illegible] جو [illegible] مین وہ بھی خارج مین [illegible] پیدا — فنا سے سمجھہ لے جو نہان بھی مین ہون عیان بھی مین ہون

رازدارِ ابنیا و اولیا صلحا تمام　　خاتمِ کل گشتهٔ ای نورِ وحدانم توئی
عاصیانِ امتت جز تو ندارند چاره　　رحمت اللعالمین ای شانِ غفرانم توئی
ترجمانِ روی تو از نور عالم کرده ام
یافته صدر این معما سرِ پنهانم توئی

کمالِ نفس رحمانی محی الدین جیلانی　　نزولِ شانِ قرآنی محی الدین جیلانی
بصورت شانِ یزدانی بمعنی جانِ جانانی　　فروغِ شمعِ روحانی محی الدین جیلانی
مثالِ برزخت گویم میانِ واجب و امکان　　زهی محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
بظاهر مرتضی دانم بباطن مصطفی خوانم　　نبی ثانی علی ثانی محی الدین جیلانی
کرم را کار فرمائی برنیت صدر آوائی
به بذلِ وجود لاثانی محی الدین جیلانی

زهی مقبولِ یزدانی معین الدین لاثانی　　خهی منظورِ سبحانی معین الدین لاثانی
توئی واقف توئی عارف توئی مشهور توئی شاه　　حقایق را تو یابانی معین الدین لاثانی
مراد قلب می یابند از تو مؤمن و مشرک　　باین و آن تو یکسانی معین الدین لاثانی
بسا سرمست و مدهوشان شراب معرفت نوشان　　کنندت کار دربانی معین الدین لاثانی
چه داند صدرِ عالم ذاتِ پاکت را ثنا کردن
همانا شانِ یزدانی معین الدین لاثانی

غزلیات اردو

وہ بہی کوئی بشر ہے جو سمجہا نہ آپکو　　کس کام کا وہ دیدہ ہی جسمین بصر نہین

ای صدر پہونچی منزل سر وطن کو وہ
پائی نظر ہے اونکو ولے تن پہ سر نہین

ساقیا جام مئی وصل پلادے مجہکو　　آپ مین مین نرہون ایسا بہلادے مجہکو
اسی امید پہ دیدہ مین کہولا رہتا ہون　　جلوہ اپنا رخ روشن کا دکہادے مجہکو
عقل بیرون در یار رہا کرتی ہے　　جان جان سے میرا ای عشق ملادے مجہکو
ای معلم مجہی مطلب کوئی علم سے ہی　　سبق حضرت منصور پڑہادے مجہکو

جان جانے سی نہین خوف ہی ہرگز ای صدر
لطف ہی یار جو مارے اور جلادے مجہکو

خدائی مین کیا ہوا پیدا نہ پایا مجہکو یہان کسینی　　خدا ہی مجہسے ہوا ہی پیدا نہ سمجہا اہل جہان کسینی
ہونمین ہی فرش زمین پہ طالب ہونمین ہی عرش برین پہ مطلب　　نہ دیکہا مجہکو یہان کسینے نہ جانا مجہکو وہان کسینی
نظر مین سب کی ہون ہمدم آسا نظر کسیکو نہین مین آتا　　کہا ہی مجہکو عیان کسینی سنا ہی مجہکو نہان کسینی
تو دیکہہ دل ہی مین دلربا کو نہ کل کے وعدہ پہ ہال جا　　یقین تجہکو ہوا ہی کیونکر جو دیکہا جاکر وہان کسینی

ہوا ہی یہ فیض نور عالم ہوا وطن مین جو صدر عالم
نہین خودی سی ہوا مین گویا کیا ہی مجہسی بیان کسینی

قید سی دام خودی کے جو رہا ہوتا ہے　　لامحالہ اوسے دیدار خدا ہوتا ہے
قبل مرنے کے جو مرتے ہین وہ جیتے ہین سدا　　جو فنا ہوتا ہی یہان وہ ہی بقا ہوتا ہے

جب مٹا زنگ دوئی آئینہ توحید ہوئی — نہ تو ما تھا نہ شما تھا مجھے معلوم نہ تھا
صدر عالم کے طلب آ گئی مطلوب نظر — وطن آئینہ میرا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ حسن ازل ہے جو سراپا تیرا — ہے میرا عشق ابد دیکھنے والا تیرا
جانِ جان جان سے جانا ہی تیرا منشا ہے — جان سے رہتا ہے کب جاننے والا تیرا
مشربِ اہلِ صفا مین وہ توحید ہے یقین — ہے جو ہر شی مین صنم دیکھنے والا تیرا
نقطۂ حیرت و عبرت کی عجب گردش ہے — دیکھتا ہون جسے ہی دیکھنے والا تیرا
نکتۂ رمز وطن جب سے ہوا کشف و عیان
صدر عالم ہی ہوا جاننے والا تیرا

چشم دل سے جو کیا ہمنے نظارا تیرا — کیا تماشا ہے کہ ہے تو ہی تماشا تیرا
سر کٹانا ہے تیرے گھر مین قدم رکھنا ہے — دار کہتے ہین جسے ہے وہی زینہ تیرا
دیر مین جا کے رہین یا رہین ہم کعبہ مین — شمع رو دونون مکانون مین ہے اوجالا تیرا
مین جو کہتا تھا مجھے صاف صدا تھی تیری — ایک تمین کہولا یا ہے معما تیرا
صدر عالم کے وطن ہی مین چھپا تھا جانان
نور عالم سے ملا مجھکو ٹھکانا تیرا

ہمدست کیا مینے جو آئینہ فنا کا — چہرہ مجھے آتا ہے نظر صاف بقا کا
مصنوع سے صانع کی حقیقت ہوئی ظاہر — پایا تجھے عارف جو ہوا اپنی صدا کا
کیون دیر و حرم کے مین دوراہی مین پہرون اب — حاصل مجھے ہر شی مین ہے دیدار خدا کا

مخزنِ سرِّ کن جامعِ جملہ فن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن
کانِ علمِ لدن بحرِ جانِ سخن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

سیر فی اللہ مین رہتے ہین ہر دم نہان شانِ معبود چہرہ سے جنکے عیان
اس زمانے کے بے شبہ غوث زمن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

خانۂ دل سے پردہ دوئی کا اوٹہا کر کے ہر دم خودی کو وہ اپنی فنا
بحرِ وحدت مین صبح و مسا غوطہ زن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

طالبِ حق کو دیتے ہین حق سے ملا وصل کا جام دیتے ہین اوسکو پلا
مظہر عین یکتائی ذوالمنن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

جنکے عرفان کی شہرت ہوئی تا فلک فرطِ حیرت سی ہین سر بزانو ملک
افتخارِ مشاہیرِ ہند و دکن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

دست در کار و با یار راز جان و تن سے ہے مزدہ جنکو خلوت کا در انجمن
جنسے ظاہر ہے لطفِ سفر در وطن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

بدرِ عالم نہین تجہہ مین تاب بیان تو کہان اور وہ مہر درخشان کہان
جنکے پرتو سے ہے خوش ہماری چلن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

دیگر

ہوا دل جو زنگِ خودی سے صفا ہے مجہے شانِ حق کی نظر آرہی ہے
سراپا میرا صورتِ آئینہ ہے مجہی شانِ حق کی نظر آرہی ہے

کمال صورت سی کچھہ غرض ہی نہ آشنای مثال سی ہے — بری علل سی تو جان مجھکو نہان ہے مین ہو عیان ہی مین تو
جو دیکھی مجھکو تو ہو نہین سجدہ ہزار عالم کا گو شوارہ — ہزار ڈہب سے پچھان لے تو نہان ہی مین عیان ہی مین
عیان ہو از افتخاری وہی تہا مقصود کردگاری — خودی مین اب جو دہونڈ لے تو نہان ہی مین عیان ہی مین
بقائی عالم کا ہون نمونہ تجھی مین تجھکو خبر نہین ہے — بچشم معنی جو غور کر تو نہان بھی ہون عیان بھی ہون

ہی صدر عالم یہ کیا تماشا نظارا کر جسم و جان مین میرا —
ہو جیسے گلشن مین پہول اور بو نہان ہی مین ہو عیان ہی مین

عین دریافت مین ہم آپ کو پاتی ہی نہین — پائے جب آپکو پہر آپ مین آتے ہی نہین
خود بخود خود ہی مین ہے یار کا جلوہ تابان — مونہہ پہ ہم نام خدا بہول کی لاتی ہی نہین
دیکھکر آپ کو ہم آپ سی باہر ہین صنم — جانب ہوش کبھی جان کی آتی ہی نہین
دائما رہتے ہین ہمدوش و کنار جانان — حال اور قال کا ہم ذکر سناتی ہی نہین

نور عالم سے نہ کیونکر رہین ہمدم اصدر
ہمکو عشاق سوا اسکے جتاتی ہی نہین

دلبر نظر مین ہے میرے پیش نظر نہین — واصل ہون مین یہ وصل کی مطلق خبر نہین
ادراک و دید ہی سے مراد بشر ہی یہان — دیکھا نہین جمال تیرا جو بشر نہین
ناحق تجھے مین دہونڈتا دیر و حرم پہرا — تو مجھہ مین تہا یہ مجھکو ہی میری خبر نہین
دیر و حرم مین تیرا ہی جلوہ نظر پڑا — تیرے سوا کسی کا کسی جا گذر نہین
سمجھا نہ شیخ حق کے نہ ملنے کی وجہہ — وہ تجھہ مین تہا یہ تجھکو ہی تیری خبر نہین

واقفانِ رموزِ حقانی و عارفانِ کُنہِ حقیقت یزدانی کو بشارت ہو کہ عالیجناب فضیلت انتساب قدوۃ المحققین زبدۃ الواصلین حضرت سید شاہ محمد افتخار علی صاحب قبلہ مدنی چشتی القادری الحسنی الحسینی المعروف بہ غریب الوطن متوطن بلدۂ حیدرآباد دکن ادام اللہ اظلالہم و فیوضہم نے جو ۱۲۹۲ ہجری مین ایک کتاب لاجواب حقیقت انتساب صورت نمائی معنی تفرید جمال طلسم توحید گوشوارۂ دفتر سخن الموسوم بہ سفر در وطن خاص اسرارِ تصوف و حقایق و معارف مین تصنیف فرمائی وہ اندنون النادر کالمعدوم ہو گئی تھی اگرچہ بہتونکا قصد تھا کہ اِسکو ایکمرتبہ اور مشاطۂ کلک گوہر سلک سے عروسانہ سنوارین مگر بے بضاعتی نے اونکے اوس جوشِ عقیدت کا قدم آگے نہ اوٹھنے دیا آخر اپنے دل کو مسوس کر کفِ افسوس ملتے رہگئے لیکن حضرت کے ایک خلیفہ جناب میر اشفاق حسین صاحب صدرِ عالم چشتی نے برفاقت اپنے ایک برادر دینی اعنی محمد عبدالرزاق خانصاحب کے غایت مافی الباب مین بے انتہائی سعی کی اور گوہرِ نقد نثار کر کے خاص بلدۂ اورنگ آبادہی مین بہ نگرانی و اہتمام سید بدیع الدین طالب العلم اوسکے انطباع و اشاعت سے کافۂ انام کو فائدہ پہونچایا بہرحال اِس عمدۂ شگرف کا مجموعہ حقیقت مین ایک نادر الوقوع ہونیکے علاوہ اِسمین نثر و نظم دونون یکجا شیر و شکر ہو کے ایک خاصہ ارگجہ

جلوۂ شاہد لاریب ہے اوسکو پیہم — جب قدم راہ رو لا و صفا ہوتا ہے
نظر و ناظر و منظور و اضافات تمام — سلب ہوتے ہیں وہان وصل خدا ہوتا ہے

صدرِ عالم جو ملا میرے وطن تر وہ ہی
داخلِ محفلِ اربابِ صفا ہوتا ہے

دل ہوا اپنا تو پھر غیر سے الفت کیا ہے — جانِ جانان کے سوا اور محبت کیا ہے
ہے یہ تکرار کہ جانان کی حقیقت کیا ہے — زاہد آئے اور دیکھے حجت کیا ہے
پردۂ ہستی موہوم اٹھا دیجیئے ذرا — دیکھیے آپ اِس آئینہ میں صورت کیا ہے
چشم خفاش نہو اوس کے مقابل ہرگز — یان بصیرت کے سوا اور ضرورت کیا ہے

صدرِ عالم یہی ارشادِ وطن ہے مجھکو
جانِ شہ بیت کے سوا اور حقیقت کیا ہے

خودی اور خودنمائی میں خیالِ یار مشکل ہے — عبث ہے دعوۂ الفت وصالِ یار مشکل ہے
نشانِ بے نشان گم کر کے راہ ہو تمہین ملتا — بغیر از چشمِ حق بینان جمالِ یار مشکل ہے
ہوا آپ ہی انسان آپ ہی حق نما بنکر — تکلف بر طرف زاہد کمالِ یار مشکل ہے
نقطہ رمزہ کیا جانے کوئی سنے تکلم کا — مذاق آشنا ہو جسکو مقالِ یار مشکل ہے

مجسم نورِ عالم اور وطن سے بیگمان اے صدر
کسیکو لب تصور سے مثالِ یار مشکل ہے

غزلیات اردو من تصنیف جناب سید فصیح الدین صاحب صدرِ عالم چشتی خلیفہ حضرت ممدوح

ملایک نہ کیون میرا خطبہ پڑہینگے نہ کیونکر میرے روبرو سر رکھینگے
میرا رتبہ عالم مین سب سے بڑا ہے مجھے شان حق کی نظر آ رہی ہے

کرون ذکر اور شغل کسطرح یاران پڑہون کسطرح سر فرو کرکے قران
عبادت کا موقع نہین چشم وا ہے مجھے شان حق کی نظر آ رہی ہے

حقیقت مین یہ معنیٰ ماسوا ہے نہین کوئی حق کے سوا دوسرا ہے
سنبھل ہوئی صورت دوسرا ہے مجھے شان حق کی نظر آ رہی ہے

کہین باغ ہے اور کہین راغ اور گل کہین خار ہے اور کہین تاک و سنبل
یہ صانع کے نیرنگ کا گل کھلا ہے مجھے شان حق کی نظر آ رہی ہے

اگر نام یوسف رہے یا زلیخا اگر نام مجنون رہے یا ہو لیلے
جو اسرار تہا اپنا کہلا رہا ہے مجھے شان کی نظر آ رہی ہے

کہان ہے غریب الوطن بدر عالم کہان شان اکبر علی سے معظم
تعین کا پردہ نگہہ سے اوٹھا ہے مجھے شان حق کی نظر آ رہی ہے

تمت

تقریظ منجانب غلام محمد غوث صاحب المتخلص بہ شہیر خادم جناب فیضمآب قدوۃ السالکین زبدۃ العاشقین حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی القادری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم

بنگیا ہے۔ ایک ایک سطر سے اِنَّ مِنَ البیان لَسِحراً کا مضمون
آشکار ہے فقرے فقرے سے اِنَّ من الشعر لحکمۃً کا مفہوم نمودار
ہے ارشادات کے فقرات دلنشین کے ساری خدائی مین دہوم ہے
اور معرفت الوہیت حلقۂ عرائس سخن مین کالبدر فی النجوم ہے۔ یون تو خدا
کی خدائی مین ایک سے ایک بڑہکر نادرہ نغز گفتار ہے فضلنا بعضکم علی بعض
کا مفہوم چوطرف آشکار ہے لیکن اِس مین تصوف وجمال کا رنگ سب سے
نرالا ہے عطر آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ اِسکی زیادہ تعریف
کرنیکی کوئی ضرورت نہین جسکو تہوڑا بہت مذاق معرفت اور لطف حلاوت
الوہیت کے نغمات سے حاصل ہوا ہو اسکی کیفیت پر آگاہ ہو جاسکیگا اور
اور اسمین خوبی یہ ہے کہ بہت تہوڑے مضمون کے سینہ [illegible]
مین وہ عاشقانہ نکتے وہ دلاویز جملے وہ رمز و کنایہ نکالے ہین
گویا کہ کسی نے دریا کو کوزہ مین بہر دیا ہے واللہ معکم اینما کنتم

قطعۂ تاریخ طبع

بار ثانی

اللہ کے کرم سے بار ثانی یہ چہپا — شائق ہین جہان مین چوطرف اسکے
بدر شہ کے سر کو قطع کرکے یہ لکھا — فعل و قول ہین مضامین اسکے
[illegible]

تاریخ ۱۰ ربیع الاول [illegible] کاتبہ بدیع الدین [illegible] روز پنجشنبہ